قصاص و دیت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور
خلفائے راشدین کے عدالتی فیصلے

الہدیٰ پبلیکیشنز

۱۳۳۶۔بی، سیٹلائٹ ٹاؤن ۔ راولپنڈی

قصاص و دیت

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم
اور
خلفائے راشدین کے عدالتی فیصلے

مؤلف : ڈاکٹر ساجد الرحمٰن صدیقی
مقدمہ و تدوین : ڈاکٹر محمد میاں صدیقی

•

الہدیٰ پبلیکیشنز
۱۳۳۶-بی ، سیٹلائٹ ٹاؤن - راولپنڈی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب : قصاص و دیت - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے عدالتی فیصلے

مؤلف : ڈاکٹر ساجد الرحمن صدیقی

مقدمہ و تدوین : ڈاکٹر محمد میاں صدیقی

کمپوزر : اے اے پرنٹرز لاہور

پرنٹر : اُمی پریس - لاہور

طبع اول : ایک ہزار - ستمبر ۱۹۹۴ء

ناشر : الہدیٰ پبلی کیشنز

۱۳۳۶ - بی - سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

تقسیم کار : اسلامک بک شاپ فیصل مسجد - اسلام آباد:

فہرست عنوانات

باب:3 رسول اللہ ﷺ کے فیصلے

باب:4 حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فیصلے

باب:5 حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فیصلے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ:

جن مسلمانوں نے غیر مسلموں کی بالادستی میں آنکھیں کھولیں، انھی کے معاشرے میں پروان چڑھے، انھی کی تعلیم و تربیت سے آراستہ ہوئے، انھیں اپنے آپ کو حاکم، بالادست اور قوت نافذہ کے طور پر دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا، اور نہ ہی انھوں نے اپنی گزشتہ تاریخ کے حوالہ سے یہ جاننے کی کوشش کی کہ اللہ نے انھیں دنیا کی تمام قوموں پر علم و حکمت اور تہذیب و تمدن میں ایسی برتری عطا کی ہے جس سے دوسری تمام قومیں محروم ہیں، ناسازگار ماحول، اور اپنی تاریخ سے رشتہ کٹ جانے کے باعث ان میں احساس کمتری پیدا ہو گیا اور ان کے دلوں میں شعوری یا غیر شعوری طور پر یہ بات بیٹھ گئی کہ اسلام کے نام سے محمد عربی ﷺ جو دین لے کر آئے تھے، وہ آج کے ترقی یافتہ معاشرے اور سائنسی دور میں ناقابل عمل ہے۔

غیر قوموں کی طویل بالادستی نے مسلمانوں کے ذہنوں میں یہ بات بڑی ہوشیاری اور حکمت عملی سے ڈالی کہ ساتویں صدی عیسوی کے اوائل میں عرب کے ایک امی (فداہ ابی و امی) پر جو احکام نازل ہوئے تھے، وہ عرب کے مختصر اور سادہ معاشرے میں تو نافذ ہو سکتے تھے، وہاں اور اس وقت ان پر عمل ممکن تھا لیکن پوری دنیا کے رنگا رنگ معاشروں میں ان کو جذب کرنا ممکن نہیں ہے۔

اسلامی تاریخ کے ابتدائی ادوار میں امت، دین کے اس تصور پر کامل ہم آہنگی سے عامل تھی کہ عقائد، عبادات، معاملات یا موجودہ اصطلاحات کے مطابق معاشرت، تہذیب و تمدن، سیاست اور اقتصادیات۔ یہ سب دین ہی کے شعبے اور اسی کے اجزاء ہیں اور جو فرد یا گروہ ان تمام شعبوں میں امتیازی حیثیت رکھتا تھا وہی مسلمانوں کی قیادت و سیادت کا اہل سمجھا جاتا تھا۔

اس دور میں بھی ایک فرد کو دوسرے افراد پر، اور ایک طبقہ کو دوسرے طبقوں پر ترجیح حاصل ہوتی تھی، لیکن اس کی بنا اور وجہ صرف اہلیت کار ہوتی تھی اور کسی ایک شعبے میں

ر حاصل ہو۔ فوج کی کمان سپرد کرتے وقت جائزہ لیا جاتا کہ ذہانت' شجاعت اور بہادری کے
تھ جنگی امور سے واقف ہو' لیکن ذمہ داری اور پیشے کے حوالے سے ان اضافی صفات کے
تھ اس بات کو ہرگز نظرانداز نہیں کیا جاتا تھا کہ اسلام کے عقائد و نظریات پر کس حد تک
ن رکھتا ہے' تقویٰ اور پرہیزگاری سے متصف ہے یا نہیں۔ دین اور ملت سے محبت اور ان
لئے ایثار و قربانی کا جذبہ رکھتا ہے یا نہیں رکھتا۔ صرف پیشہ ورانہ مہارت کسی کو کوئی منصب
ذمہ داری سونپنے کے لئے کافی نہیں سمجھی جاتی تھی۔

اس صورت حال کا عملی نتیجہ یہ تھا کہ بسا اوقات مسائل کے حل میں اختلافات تو رونما
تے تھے مگر ان کی نوعیت صرف اس حد تک ہوتی تھی کہ فلاں اسلامی قانون کی صحیح تعبیر کیا
' لیکن یہ بات زیر بحث نہیں آتی تھی کہ کسی انفرادی' قومی یا بین الاقوامی مسئلے میں اسلامی
ن کو چھوڑ کر کسی انسانی قانون کو اپنا لیا جائے اور اسے حل مسائل کا ذریعہ بنالیا جائے۔ ہر
سان خواہ وہ اپنی ذاتی زندگی میں اچھا ہوتا یا برا' یہ سمجھتا تھا کہ ہمارے ایمان کی اساس ہی اس
پر ہے کہ ہم اپنے تمام ذاتی' ملی اور ملکی معاملات میں اسلامی شریعت کو سند اور حجت مانیں۔

مگر بدقسمتی سے ایک ایسا دور بھی آیا کہ امت مسلمہ نے فکری اور عملی طور پر افتراق و
نفاق کی صورت اختیار کرلی۔ ارباب اقتدار' اور دینی علوم کے ماہر۔ دو الگ الگ گروہ شمار کئے
نے لگے۔ ملکی امور کا دائرہ' دین کے دائرہ سے جدا ہوگیا۔ اس تفریق کی جڑیں اس وقت اور
وط ہو گئیں جب تیرھویں صدی ہجری میں غیرمسلم اور بطور خاص مغربی اقوام کے فکری'
ی' معاشی اور معاشرتی غلبے کی ابتداء ہوئی اور مغربی اقوام کی تہذیبی' معاشرتی اور سیاسی یلغار
مسلمانوں کے افکار و نظریات تک میں دراڑیں ڈال دیں۔

جن ملکوں اور علاقوں میں مغربی اقوام کا مکمل سیاسی غلبہ ہوا' وہاں انہوں نے مسلمانوں پر

اس تعلیم سے آراستہ ہو کر جو نسل نکلی' اس کے ذہنوں میں یہ بات سوالیہ نشان بن گئی کہ کیا آج کے تغیرپذیر معاشرے میں اسلامی نظام نافذ ہو سکتا ہے اور بے شمار پیچیدہ قومی اور بین الاقوامی معاملات کا حل پیش کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے یا نہیں؟ مسلمان' جو فقہی اور قانونی طور پر مختلف فرقوں اور جماعتوں میں بٹ چکے ہیں' کیا وہ اسلامی قانون کے کسی ایک مسودے اور مجموعے پر متحد و متفق ہو سکتے ہیں؟

بات شاید تلخ ہو' مگر حقیقت ہے اور حقیقت کو ظاہر ہونا چاہئے' اس کو چھپائے رکھنا' یا چھپاتے رہنا ایک خطرناک عمل ہے۔ حقائق کی پردہ پوشی کے جو نتائج سامنے آتے ہیں' وہ افراد کو کم اور قوموں کو زیادہ بھگتنے پڑتے ہیں اور اس وقت ان کی تلافی کی کوئی صورت ممکن نہیں ہوتی۔

نصف صدی کے قریب عرصہ گزر جانے کے باوجود ہمارے وطن عزیز میں اب تک اسلامی شریعت کا نفاذ نہیں ہو سکا' میری نظر میں اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ گزشتہ ڈیڑھ دو سو برس ارباب اختیار و اہل سیاست نے اور اس طبقے نے جو دینی رہنمائی کے منصب پر فائز تھا' ملحدانہ اور لادینی نظام میں گزارے' فکر مغرب نے ایسا ماحول پیدا کیا کہ ہمارے اعمال پر عقیدہ کی گرفت ڈھیلی پڑگئی۔ قرآن حکیم نے جن عبادات کو ذرائع و وسائل بتایا تھا ایک عظیم اور اعلیٰ مقصد کا کہ مومن زندگی کے ہر میدان میں اللہ کی فرمان برداری اختیار کرے' وہ مسجد میں ہو تب بھی اللہ کا تابع فرمان ہو' گھر کی چار دیواری میں ہو' اس وقت بھی اس کی نظروں سے یہ بات اوجھل نہ ہو کہ اس چاردیواری میں موجود افراد کے درمیان بحیثیت مومن میری کیا ذمہ داریاں ہیں اور میں ان سب کے لئے اللہ کے آگے جواب دہ ہوں' بازار میں اور کارخانے میں ہو تب بھی عمل اور کردار کا وہ رخ اس کے سامنے ہو جس کا تعین قرآن اور سنت نے کیا ہے' میدان جہاد میں ہو تو بدر و حنین کا نقشہ اس کی نظروں میں ہو۔ ہم نے ان عبادات کے مقاصد کو کھو دیا' بہترین اور مثالی انسان بنانے کی جو تعلیم قرآن نے دی تھی' اس سے کنارہ کش ہو گئے' حامل قرآن نے

ر کرلئے۔ یہ سب باتیں اسی وقت ممکن تھیں جب ہم قرآن اور مقاصد قرآن سے آگاہی
ل کرتے لیکن بد قسمتی سے ہوا یہ کہ اس دور زوال اور دور مغلوبیت میں جن نیک اور خدا
لوگوں نے یہ اہتمام کیا کہ برصغیر میں دین اسلام ایک قصہ پارینہ نہ بن جائے انہوں نے
پنی تعلیم گاہوں اور اور خانقاہوں میں قرآن اور سیرت رسول کو نصاب کا حصہ نہ بنایا۔

وحی کے ذریعے جو علم انسان کی ہدایت اور رہ نمائی کے لئے بھیجا گیا تھا' اس پر اپنے زائیدہ
ہ ترجیح دی گئی۔ قرآن کے حوالہ سے اگر کوئی چیز پڑھائی گئی تو وہ تفسیر تھی یا ہے۔ ان
میں بہت باریک' مگر بنیادی فرق ہے۔ وہ یہ کہ مفسر کا مسئلہ یہ ہے کہ وہ شاگرد اور مخاطب
ئے کہ قرآن کیا ہے؟ اور قرآن کا مسئلہ یہ ہے کہ انسان کو اس کی ذاتی' قومی اور بین
زندگی میں کس طرح ڈھالنا مقصود ہے' وہ کیسے ڈھلے اور اسے کیسے ڈھالایا جائے؟ قرآن
رہ نمائی کرتا ہے۔

ب ہم نے ذرائع اور وسائل کو مقاصد سمجھ لیا اور حقیقی مقاصد سے نظریں ہٹالیں تو اس
اور منطقی نتیجہ یہ نکلا کہ مجموعی زندگی پر عبادات کی اثر اندازی اس حد تک کمزور ہو گئی
ات نے رسوم اور ظواہر کی حیثیت اختیار کرلی اور ان کا اثر نہ تہذیب و تمدن پر رہا نہ
پر' نہ سیاست پر' اور نہ تعلیم پر۔ زندگی کا ہر تقاضا اپنے خود ساختہ اصول اور قواعد و
ں مدد سے پورا کیا جانے لگا اور پھر آہستہ آہستہ دین۔ زندگی کا ذاتی اور نجی مسئلہ بن کر رہ

ں یہ مان لینا چاہئے کہ مغربی تعلیم اور مغربی افکار و نظریات نے ذہنوں میں جو شکوک و
یدا کردیئے ہیں اگر انہیں دور نہ کیا گیا اور اس کے بعد اسلامی شریعت کے نفاذ کے لئے
وط بنیاد فراہم نہ کی گئی تو محض سیاسی دباؤ اور وقتی تحریکوں سے اسلامی قوانین کا نفاذ ممکن
ور اگر کسی مرحلے پر بالفرض جبری طور پر ان کے نفاذ و اجراء کی کوشش کی گئی تو اس کا
ا شدید ہو گا کہ طویل مدت تک شاید یہاں اسلام کے نام لینے کے مواقع بھی مخدوش ہو

اس صورت حال سے نجات حاصل کرنے کی تدبیر یہی ہے کہ جن لوگوں کو اللہ تعالی نے اسلام کا صحیح اور راسخ علم عطا کیا ہے' جنہیں قرآن فہمی کی دولت عطا کی گئی ہے اور جو سنت رسول ﷺ کا وسیع علم رکھتے ہیں اور جن کے دل اس یقین سے روشن ہیں کہ اسلام ہی قطعی طور پر دین حق ہے اور زندگی کے ہر میدان میں انسانیت کی بھرپور رہ نمائی کی صلاحیت رکھتا ہے' وہی حضرات اپنی تمام تر فکری اور عملی صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں اور تشکیک زدہ ذہنوں کو اذعان و یقین کے جذبے سے سرشار کریں۔

اسلامی قانون کی عظمت' افادیت اور حکمت پر مشتمل ایسی کتابیں شائع کی جائیں جن سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آئے کہ نہ صرف مسلمانوں کی بلکہ پوری نسل انسانی کی اخروی نجات کے علاوہ دنیوی فوز و فلاح بھی اس بات سے وابستہ ہے کہ اسلامی قوانین کا نفاذ ہو' تقاریر' خطبات (لکچرز) اور کتابوں کے ذریعے نئی نسل کو یہ بتایا جائے کہ اسلام میں رجعت پسندی نہیں۔ اسلام دنیا کا سب سے زیادہ ترقی پسند مذہب ہے۔ بلاتفریق مذہب و ملت اور عقیدہ و نظریہ' انسانی حقوق کا جتنا تحفظ اسلام کرتا ہے' دنیا کا کوئی نظام نہ کرسکا ہے اور نہ کرسکے گا۔

پورے انسانی معاشرہ کا ڈھانچہ چار چیزوں پر استوار ہے' جان' مال' آبرو اور عقل۔ ان میں سے جب کسی ایک کو غلط استعمال کیا جائے گا' یا ان کے حدود میں بے جا داخلت کی جائے گی' اسی وقت اختلال اور عدم توازن پیدا ہو گا۔ دنیا بھر کی عدالتوں پر نظر ڈال لیں' ان میں جتنے دعوے جتنے مقدمات اور جتنے جھگڑے ہیں' وہ ان چار کے درمیان دائر ہیں۔ کوئی ایک معاملہ بھی ان سے ہٹ کر نہیں ملے گا۔ اسلام نے سب سے زیادہ توجہ انہی چار چیزوں کی حفاظت پر دی ہے کیونکہ ان کے تحفظ اور توازن کے بغیر ایک صالح' پرسکون اور آسودہ معاشرے کا تصور محال ہے۔

اسلام نے ان چاروں کو پورا تحفظ دیا اور ان میں بے جا تصرف اور مداخلت پر کڑی سزائیں مقرر کیں' جان کی حفاظت کے لئے قصاص فی النفس کا قانون نافذ کیا [illegible]

حفاظت کے لئے حد شراب خمر مقرر کی۔ ان چاروں نعمتوں کو اس حد تک محفوظ کیا کہ دنیا کا
ں قانون اس کی مثال پیش نہیں کر سکتا۔

حقیقت یہ ہے کہ نظام اسلام کی افادیت کو آج ساری دنیا ماننے پر مجبور ہو رہی ہے۔ تاریخ
ن کی نظر ہے' انہیں معلوم ہے کہ جن ادوار میں نظام اسلام نافذ رہا' اس وقت معاشرے کی
حالت تھی اور جب خود مسلمانوں نے تہذیب اغیار سے مرعوب ہو کر اس ابدی اور آفاقی
م ہدایت اور دستور زندگی کو چھوڑا جس کو تسلیم کرنے کی اللہ نے انہیں توفیق بخشی تھی' تو پھر
کا کیا انجام ہوا؟ غالب ہونے کے بجائے مغلوب ہو گئے اور عزت و سربلندی کی جگہ رسوائی
کا نصیب بن گئی۔

طویل رسوائی اور مغلوبیت کے بعد گزشتہ صدی ہجری کے نصف آخر میں مسلمانوں میں پھر
ں شعور بیدار ہونا شروع ہوا جس کے نتیجے میں مسلمانوں کے اکثر علاقے جو ان کی اپنی غفلت
انتشار کی وجہ سے غیروں کے قبضے میں چلے گئے تھے انہیں واپس ملے اور سیاسی اقتدار کی
ں کے ساتھ ساتھ بیشتر مسلم ملکوں میں یہ جذبہ بھی بیدار ہوا کہ ہمیں اپنے ماضی کی طرف لوٹنا
ہے۔ ماضی سے رشتہ توڑ کر ہم ترقی کی منزلیں طے نہیں کر سکتے۔

اگرچہ بہت سے لوگوں کی پیشانیوں پر شکنیں پڑیں گی مگر میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ
م کی ذہنی تربیت کا فرض علماء اور دینی پیشواؤں سے زیادہ موثر اور وسیع تر بنیاد پر کوئی بھی
انجام نہیں دے سکتا' لیکن ہمارے ملک میں بدقسمتی سے بحیثیت مجموعی (الاماشاء اللہ چند خدا
ں لوگوں کو چھوڑ کر) علماء نے اس فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کی ہے۔ عوام میں اتحاد و اتفاق
کرنے اور انہیں عمل بالقرآن والسنۃ پر آمادہ کرنے کے بجائے طبقوں اور گروہوں میں بانٹنے
بب بن رہے ہیں۔ مذہب کو سیاسی مقاصد کے حصول کا ذریعہ بنالیا گیا ہے۔ جو طبقہ بااثر ہے
جن کے پاس مادی ذرائع و وسائل ہیں وہ نذر سیاست ہو کر رہ گئے ہیں' انھوں نے مغربی

ہر شعبے میں اسلام کی بالادستی چاہتے ہیں۔ قال اللہ اور قال الرسول ان کا اوڑھنا بچھونا ہے وہ مادی وسائل سے محروم ہیں' اور دیانتہ" جو چاہتے ہیں وہ کرنے سے قاصر ہیں۔ کاش ایسے مخلص' اور خدا ترس لوگوں کو ظاہری ذرائع وسائل حاصل ہوں اور وہ نفاذ اسلام کی تحریک میں اپنا بھرپور کردار ادا کر سکیں۔ اگر علماء فریق بننے کے بجائے قرآنی ارشاد **"تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان"** پر عمل پیرا ہو جائیں' تو یقیناً معاشرے کی اصلاح میں زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ حکومتی سطح پر جو نیک کام ہوں گے ان کو جب علماء کا تعاون حاصل ہو گا تو بلا شبہ اس کی ترویج و نفاذ بہت آسان ہو گا۔

دوسری بنیادی وجہ یہ ہے کہ لوگوں کے ذہنوں میں یہ بات بیٹھ گئی کہ ہر اچھائی کو نافذ کرنے اور ہر برائی کو روکنے کی ذمہ داری حکومت پر ہے۔ یہ ایک غلط روش ہے اور حالات کے بگاڑ کی بڑی وجہ یہی ہے۔ قرآن' جو جگہ جگہ تقویٰ پر زور دیتا ہے اور ہر نیکی اور عبادت کا مقصود و منتہا تقویٰ کو قرار دیتا ہے' اس کا منشا یہی ہے کہ ہر ہر فرد پر اچھائی کو اختیار کرنے' اور برائی کو چھوڑنے کی ذمہ داری ہے۔ **کلکم راع و کلکم مسول عن رعیتہ** کا آخر کیا مفہوم ہے؟ دنیا میں کبھی محض قانون کے زور سے برائی کا خاتمہ نہیں ہوا۔ برائی جب بھی ختم ہوئی وہ افراد کی اخلاقی اصلاح کے ذریعے ہوئی۔ حکومت کی ذمہ داری قانون بنا دینا اور اس کے نفاذ کی امکان بھر کوشش کرنا ہے لیکن بہت سی برائیاں قانون کے اجراء اور نفاذ سے ختم نہیں ہوتیں' ان کے لئے افراد کے اخلاق کی درستگی ضروری ہے۔

ان دو بنیادی عوامل کے علاوہ ایک اور بات اہم نوعیت کی ہے اور اس وقت نفاذ اسلام کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہے۔ اس پر ہمارے علماء کو سنجیدگی سے غور و فکر کرنا چاہئے' وہ یہ کہ ہمارے فقہاء نے (اللہ تعالیٰ ان پر ہزاروں رحمتیں نازل فرمائے) قرآن اور سنت کے اصولی اور جزوی احکام کو ایک مربوط' مکمل اور جامع آئین کی صورت میں اس طرح مرتب کر دیا کہ قرآن

کے علاوہ، ایسے اصول بھی وضع کر دیئے کہ قیامت تک جو نوع بنوع مسائل پیدا ہوتے رہیں، قرآن اور سنت کی روشنی میں ان اصول و ضوابط کی مدد سے ان کا حل تلاش کیا جاتا رہے۔ ابتدائی کئی صدیوں تک ایسا ہوتا رہا مگر بدقسمتی سے ایک طویل عرصہ سے یہ عمل رک گیا۔ اب جب کہ جماعتی سطح پر نفاذ اسلام کا عمل درپیش ہے اگر فقہاء کے وضع کردہ اصول کی مدد سے پیش آمدہ مسائل کا حل تلاش و متعین نہ کیا گیا تو نفاذ اسلام کے عمل کو نہ صرف نقصان پہنچے گا بلکہ میرے خیال کے مطابق ایسی صورت حال میں جماعتی اور حکومتی سطح پر کلی طور سے اسلام کا نفاذ ممکن نہ ہو گا۔

پینتالیس برس سے ملک میں نفاذ اسلام کی تحریک اور مطالبہ جاری ہے، مگر ابھی تک ہمارے علماء یہ فیصلہ نہیں کر سکے کہ انجکشن مفسد صوم ہے یا نہیں؟ لاؤڈ اسپیکر پر نماز کا کیا حکم ہے؟ دوسری منزل پر بنائی جانے والی مسجد میں نماز ہوتی ہے یا نہیں؟ ہوائی جہاز میں نماز ادا کرنے کی کوئی صورت ہے یا نہیں؟ بنکوں میں جمع شدہ رقوم، بنک کے ذمہ قرضہ ہیں یا ان کی حیثیت امانت کی ہے؟ پاکستان کی زمینیں عشری ہیں یا خراجی؟ ایک روپے کے نوٹ سے زکوۃ کی ادائیگی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

اگر علماء کی بجاطور پر یہ خواہش ہے کہ اس ملک میں واقعی اسلام نافذ ہو اور یقیناً ہے تو اپنے تمام تر ذاتی، گروہی، جماعتی اور ملکی مفادات سے بالا ہو کر ایک جگہ مل بیٹھیں اور پورے دلائل اور حقائق کو سامنے لاتے ہوئے اس طرح کے مسائل پر متفقہ فیصلہ کر کے ملک کے آئین ساز اداروں کے حوالہ کر دیں۔

اس حقیقت کا اظہار میرے لئے خوشی کا باعث ہے کہ ملک میں قوانین اسلام کے نفاذ کے لئے مربوط اور منظم شکل میں بنیاد فراہم کرنے کی ابتداء ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد نے کی، سال ۱۹۸۱ء میں فقہی کتب کے ایسے مختلف موضوعات کے ان منتخب ابواب کا اردو ترجمہ شروع

نقل کیا گیا بلکہ اس بارے میں قرآن اور سنت میں جو مواد تھا، مکمل حوالوں کے ساتھ اس کی بھی نشان دہی کی گئی۔ چنانچہ قانون داں طبقے اور ملکی عدالتوں میں ان کتابوں کو وقیع مقام حاصل ہوا۔

ادارہ تحقیقات اسلامی کے زیر اہتمام مرتب کی جانے والی کتب کی بنیادی خصوصیت اور امتیازی وصف یہ ہے کہ وہ چار مسلمہ فقہی مسالک میں سے کسی ایک مسلک کی نمائندگی نہیں کرتیں۔ بلکہ ان میں اجتہادی مسائل میں چاروں فقہی مسالک (حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی) کا نقطہ نظر پیش کیا گیا ہے۔

اس انداز ترتیب و تالیف سے اہل علم و فضل کی توجہ اسلام اور مسلمانوں کے ابتدائی عہد کی طرف مبذول کرانا مقصود ہے، جبکہ مفتی اور بطور خاص قاضی۔ اجتماعی معاملات و مقدمات میں فیصلہ کرتے وقت چاروں فقہی مسالک کو پیش نظر رکھتے تھے، اور ان کی نگاہ اس حقیقت پر مرکوز ہوتی تھی کہ اجتماعی مفاد کس فقہی نقطہ نظر کے مطابق فیصلہ کرنے میں مضمر ہے۔

بعض دوسرے اداروں، اور افراد نے بھی اس مقصد اور نقطہ نظر کو سامنے رکھ کر علمی کام کیا ہے۔ لیکن اب تک جو کچھ ہوا ہے، وہ بہت کم، اور ناکافی ہے۔ ہمارے ملک کا قانون داں طبقہ اس حد تک عربی زبان سے واقف نہیں ہے کہ اسلامی فقہ کے بنیادی مصادر سے براہ راست استفادہ کر سکے۔ اس مشکل کو حل کرنے کا یہی طریقہ ہے کہ مسلمہ فقہی مسالک کی بنیادی کتب کو انتہائی احتیاط کے ساتھ اردو میں منتقل کیا جائے تاکہ نسل نو خود دیکھ سکے کہ ابو حنیفہ، مالک، شافعی، احمد بن حنبل، ابو یوسف، محمد بن حسن (ان پر اللہ کی ہزاروں رحمتیں نازل ہوں) قرآن و سنت میں موجود قوانین کو کس طرح مہذب اور مرتب کر گئے؟ اور ان کے ساتھ ایسے اصول اور قواعد و ضوابط بھی وضع کر گئے جن سے قیامت تک پیش آنے والے نو بہ نو مسائل کا حل تلاش کیا جاتا رہے۔

اسلام آباد میں قائم ہونے والی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی بھی اپنے طویل اور محدود و مختصر دورانئے کے تربیتی نصابوں کے ذریعے نفاذ اسلام کے عمل میں مرکزی کردار ادا کر رہی ہے۔

...ئچ سے آگہی حاصل ہو سکے گی بلکہ ایسے افراد بھی تیار ہو سکیں گے جو عدالتوں میں قاضی
...منصب پر فائز ہو سکیں اور اس سے وابستہ ذمہ داریوں کو بطریق احسن نبھا سکیں۔

یہ بات بڑی خوش آئند ہے کہ حکومت آزاد جموں و کشمیر نے اسلام کے نظام قضا' اور نظام ...بالمعروف و نہی عن المنکر کے اجراء میں پہل کی ہے۔ اس نظام کو صحیح اسلامی روح کے ...ابق اس وقت چلانا ممکن ہو گا جب اس کے لئے وسیع مطالعہ' اور گہری فکر و نظر کے حامل ...اد تیار کئے جائیں گے۔

اس طویل پس منظر کی روشنی میں ناچیز راقم کی خواہش اور درخواست پر برادر مکرم ڈاکٹر ...ید الرحمٰن صدیقی نے زیر نظر کتاب ترتیب دی ہے' اس میں قصاص و دیت کے وہ مقدمات ...کئے گئے ہیں جن کا فیصلہ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس کے ساتھ وہ فیصلے بھی ...ل کئے گئے جو خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنے اپنے دور خلافت میں ...رالمومنین اور قاضی کی حیثیت سے کئے۔

...تمام فیصلے حدیث اور فقہ کی مستند کتابوں سے لئے گئے ہیں اور ان کے مکمل حوالے دیئے ...ں تاکہ جو حضرات اصل سے رجوع کرنا چاہیں تو کر سکیں۔

ڈاکٹر ساجد الرحمٰن صدیقی ہمارے ملک کے ان چند افراد میں سے ہیں جن کے بارے میں ...ے اطمینان اور وثوق کے ساتھ یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ اسلامی فقہ کے بنیادی مصادر تک ...ں کی رسائی ہے' اور ان کی تگ و تاز کا دائرہ گزشتہ دو ڈھائی سو سال کی مدت تک محدود نہیں ...۔

مجھے امید ہے کہ دوسرے اہل علم و فضل بھی اس طرز پر کتابیں مرتب کرنے کی کوشش ...یں گے تاکہ ہمارے ملک کی عدالتیں' قانون ساز ادارے' اور قانون داں طبقے' زیادہ سے زیادہ ...

زیر نظر کتاب کے بارے میں مجھے توقع ہے کہ متعلقہ افراد اور اداروں کے لئے مفید ثابت ...ی۔ اللہ جل شانہ' ڈاکٹر ساجد الرحمٰن صدیقی کی اس علمی کاوش اور کوشش کو قبول فرمائے۔ ...لامی قوانین تک رسائی حاصل کر سکیں۔ (آمین)

...لام آباد

محمد میاں صدیقی

...دی الآخر ۱۴۱۳ھ

پیش لفظ

اللہ سبحانہ و تعالی اپنی رحمت سے بنی نوع انسان کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے ہر دور میں انبیاء اور رسول مبعوث فرماتے رہے' یہ تمام انبیاء "الدین" (منہاج زندگی) کی تعلیم دیتے رہے اور زندگی گزارنے کے اس طریقہ کا نام "الاسلام" قرار پایا۔ انسانیت کے عقلی بلوغ و کمال' اور تمدنی ارتقاء کے مرحلے میں محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور آپ کی بعثت کے ساتھ الدین کے تمام اصول اپنے کمال کو پہنچ گئے۔ اور الاسلام کے جملہ کلیات کی ایسی عقلی اور منطقی تشریح ہو گئی کہ مزید سلسلہ نبوت کے جاری رکھنے کی ضرورت باقی نہ رہی اور یہ اعلان فرما دیا گیا:

"الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا" (المائدہ : ۳)

(آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کر دیا ہے' اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے' اور تمہارے لئے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے پسند کر لیا ہے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چونکہ خاتم النبیین بنا کر مبعوث فرمایا' اس لئے اللہ سبحانہ نے آپ کی ہستی میں وہ تمام اوصاف کمال و جمال پیدا فرما دیئے' جن کی انسانیت کو کسی بھی دور اور تمدن و تہذیب کے کسی مرحلے میں ضرورت پیش آ سکتی تھی۔ تاکہ انسانی زندگی کا کوئی پہلو ایسا باقی نہ رہے جس کے لئے حیات طیبہ میں نمونہ موجود نہ ہو۔

"لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ" (الاحزاب : ۲۱)

(در حقیقت تم لوگوں کے لئے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے)

امور قضاء کی انجام دہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا ایک بہت روشن باب ہے۔ آپ کو منصب قضاء پر خود اللہ سبحانہ نے مامور فرمایا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہوا ہے۔

"وانزلنا الیک الکتاب بالحق مصدقا لمابین یدیہ من الکتاب و مھیمنا علیہ فاحکم بینھم بما انزل اللہ ولا تتبع اھوائھم عما جاء ک من الحق" (المائدہ : ۴۸)

(اور (اے پیغمبر) ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے' اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے' اور ان (سب) پر شامل ہے' تو جو حکم خدا نے نازل فرمایا ہے اس کے مطابق ان کا فیصلہ کرنا اور حق جو تمہارے

بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کو اس قدر تقدس عطا فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے پر اگر کوئی اپنے دل میں بھی کوئی تامل محسوس کرے تو ایمان کی دولت تک سے محروم ہو جائے۔

"فلا وربك لا يومنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لايجدوا فى انفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما" (النساء : ٦٥)

(تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں' اور جو فیصلہ تم کردو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں' بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں' تب تک مومن نہیں ہوں گے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے مدینہ منورہ میں موجود تمام فریقوں سے ایک حلیفانہ معاہدہ فرمایا جو دنیا کا سب سے پہلا تحریری دستور ہے' اور اس میں تمام فریقوں نے اس امر پر اتفاق کیا کہ وہ اپنے تنازعات اور معاملات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئیں گے۔

اس معاہدے کی متعلقہ شق حسب ذیل ہے۔

"وانه ماكان بين اهل هذه الصحيفة من حدث ، او اشتجار يخاف فساده ' فان مرده الى الله والى محمد رسول الله"

(اس دستاویز پر دستخط کرنے والے لوگوں کے درمیان جو کوئی واقعہ پیش آئے یا کوئی ایسا نزاع ہو جائے جس میں کسی فساد کا اندیشہ ہو تو یہ معاملہ اللہ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا جائے گا)

مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے متعدد معاملات سے متعلق مقدمات پیش ہوتے رہے' آپ نے نہ صرف ان میں بہت وقیع فیصلے فرمائے بلکہ ہمیشہ فریقین آپ کے فیصلوں پر مطمئن اور خوش ہوئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قضاء کے ایسے اعلیٰ وارفع اصول بیان فرمائے جو آج کے معاشرے میں بھی درخشاں اصول کی حیثیت رکھتے ہیں' انسانیت اس تہذیب و تمدن کے دور عروج میں بھی ان اعلیٰ تر مثالوں کے پیش کرنے سے قاصر ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد مرتبہ اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے بدلے کے لئے پیش فرمایا' اور آپ کے تربیت یافتہ صحابہ کرام' خلیفہ' اور سربراہ مملکت ہوتے ہوئے بھی اپنے ہی مقرر کردہ قاضی کی عدالت میں پیش ہوتے رہے' اور خلیفہ ہوتے ہوئے بھی ان کے خلاف فیصلہ کیا جاتا رہا۔ ایسا ہی ایک فیصلہ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف [illegible]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف قولی احادیث میں قضا کے اعلیٰ اصول بیان فرمائے ہیں' مثلاً یہ اصول کہ : بار ثبوت مدعی پر ہے' اور مدعی علیہ پر قسم ہے۔ (۱) فریقین کے درمیان مکمل مساوات کا اصول (۲) غصہ اور بھوک پیاس کی کیفیت میں فیصلہ نہ کرنا (۳) فریقین کا قاضی کے روبرو بیٹھنا۔ اسی طرح بے شمار زریں اصول ہیں' جو زبان رسالت سے ادا ہوئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرائض قضاء انجام دینے کے ساتھ ساتھ متعدد صحابہ کرام کو منصب قضاء کی ذمہ داریاں سونپیں۔ اور کبھی ان کے فیصلوں میں کوئی مداخلت نہیں فرمائی۔ حضرت معاذ بن جبلؓ کو یہ تعلیم دی کہ قرآن و سنت کے مطابق فیصلہ کریں اور ان دونوں مصادر سے رہنمائی نہ ملنے کی صورت میں اجتہاد کریں۔ (۴)

حضرت علیؓ قاضی مقرر ہوئے تو آپ نے ایک موقعہ پر فریقین سے فرمایا کہ : اگر آپ میرے فیصلے پر مطمئن ہوں تو درست ورنہ آپ اپنا معاملہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے پاس لے جائیں۔(۵)

اس سے جہاں حضرت علی کے بحیثیت قاضی استقلال کا پتہ چلتا ہے' وہاں مرافعہ اور اپیل کا اصول بھی سامنے آتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زنا کے ایک مقدمہ میں حضرت انیس کو قاضی بنا کر روانہ کیا' (۶) جس سے معلوم ہوا کہ کسی ایک معاملہ کے لئے بھی قاضی مقرر کیا جا سکتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی مقدمات کے فیصلے فرماتے رہے' اور بعد میں آپؐ نے حضرت عمرؓ کو قاضی مقرر فرمایا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ اور حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا۔

اسی طرح آپ نے فتح مکہ کے بعد حضرت عتاب بن اسیدؓ کو مکہ کا قاضی مقرر کیا۔ حضرت عتابؓ حضرت ابوبکرؓ کی وفات تک اس منصب پر فائز رہے۔ اور خود ان کا انتقال اسی روز ہوا' جس روز حضرت ابوبکرؓ نے وفات پائی۔ حضرت عتابؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے دو درہم روزانہ تنخواہ ملتی تھی۔ اور وہ کہا کرتے تھے کہ اللہ اس شخص کا پیٹ نہ بھرے جسے دو درہم یومیہ کافی نہ ہوں (۷)

حضرت عمرؓ نے نظام قضاء کو بہت وسعت دی' اور آپ نے تمام علاقوں میں قاضی مقرر کر کے بھیجے۔ انہیں صرف قضاء کی ذمہ داری تک محدود رکھا اور کوئی دوسری ذمہ داری ان کے سپرد نہیں کی۔ اس اعتبار سے حضرت عمرؓ نے قضاء کو انتظامیہ سے بالکل علیحدہ کر دیا۔ عہد فاروقؓ میں حضرت ابوالدرداؓ مدینہ منورہ کے قاضی تھے' شریح ابن حارث کندی کوفہ کے قاضی تھے۔ شریح ساٹھ سال تک مسلسل اس منصب پر

باب: ۱

قرآنی آیات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے مختلف مقدمات میں فیصلے کتب احادیث میں جابجا موجود ہیں۔ ہمارے ناقص علم کی حد تک کسی ایک موضوع کے مقدمات میں کئے گئے فیصلوں کی سعی اس سے پہلے نہیں کی گئی۔ خلفائے راشدین کے فیصلے بھی اس سے قبل مستقل اور جدا تصنیف کی صورت میں جمع و ترتیب کے عمل سے نہیں گزرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلوں پر مبنی دو تصانیف کا ذکر حاجی خلیفہ نے "کشف الظنون" میں کیا ہے۔

۱۔ ان میں سے ایک تصنیف تو مشہور فقیہ شیخ ظہیر الدین مرغینانی حنفی کی ہے، جن کی وفات ۵۰۱ھ میں ہوئی۔

۲۔ دوسری شیخ امام ابو عبداللہ ابن الطلاع قرطبی کی ہے۔

علاوہ ازیں حافظ شمس الدین ابوبکر ابن القیم (متوفی ۷۵۱ھ) نے اپنی کتاب "اعلام الموقعین" کی چوتھی جلد میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند فیصلوں کا تذکرہ کیا ہے۔ برصغیر پاک و ہند کے محدث اور عالم نواب صدیق حسن خان والی بھوپال نے ان فیصلوں کو اپنی کتاب "بلوغ السول فی اقضیۃ الرسول" میں ایک ترتیب کے ساتھ جمع کر دیا ہے۔

علامہ مرغینانی کی کتاب اب نایاب ہے۔ لائبریریوں میں اس کا کہیں نشان نہیں ملتا، البتہ اللہ تعالیٰ کی مشیت یہ تھی کہ امام ابن الطلاع کی تصنیف باقی رہے، چنانچہ اسلام کے قدیم علمی ورثہ کو مناسب شکل میں منظر عام پر لانے کے شائق، قاہرہ کے شیخ عیسیٰ البابی الحلبی، مالک مطبع دار احیاء الکتب العربیۃ کو یہ کتاب کہیں سے مل گئی اور انہوں نے محرم ۱۳۴۶ھ میں اسے شائع کر دیا۔(۱۰)

ابن الطلاع کی اس تصنیف کا اردو ترجمہ ابوالعرفان حکیم محمد عبدالرشید نقشبندی نے کیا۔(۱۱)

بعد ازاں ڈاکٹر حبیب الرحمٰن الاعظمی نے اس کتاب کو ڈاکٹریٹ کا موضوع بنایا اور اس کتاب کو وقیع علمی حواشی کے ساتھ آراستہ کرکے اس کی علمی حیثیت میں مزید اضافہ کر دیا۔ موصوف کی اس علمی تحقیق کا اردو ترجمہ لاہور سے شائع ہو چکا ہے۔

راقم الحروف نے زیر نظر تالیف میں "قصاص و دیت" سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لفائے راشدین کے فیصلے جمع کرنے کی سعی کی ہے۔ یہ تمام فیصلے کتب حدیث سے جمع کئے گئے ہیں۔ اور مل حوالے دے دیئے گئے ہیں۔

آغاز میں قتل اور قصاص و دیت سے متعلق قرآن کریم کی آیات اور چالیس احادیث کا انتخاب بھی ں کیا گیا ہے تاکہ احقر اور اس کتاب سے استفادہ کرنے والے تمام اہل علم اللہ کی رحمت اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعتِ حسنہ کے طفیل اس بشارت کے امیدوار ہو سکیں جو چالیس احادیث کے نے یا پڑھنے کے بارے میں زبانِ نبوت سے ہوئی ہے۔

اعتداء (زیادتی) کی ممانعت:

۱ - ولا تعتدوا ان الله لایحب المعتدین. (المائدۃ : ۸۷)

(اور حد سے نہ بڑھو' خدا حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا)

مومنوں کو ایذا پہنچانے کی ممانعت:

۲ - والذین یوذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبو فقد احتملوا بھتانا واثما مبینا (الاحزاب : ۵۸)

(اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسے کام (کی تہمت) سے جو انہوں نے نہ کیا ہو ایذا دیں تو انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھا)

جرم قتل کی سنگینی:

۳ - من اجل ذلك کتبنا علی بنی اسرائیل انه من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکأنما قتل الناس جمیعا ومن احیاھا فکأنما احیا الناس جمیعا (المائدہ : ۳۲)

(اس (قتل) کی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ حکم نازل کیا کہ جو شخص کسی کو (ناحق) قتل کرے گا' یعنی بغیر اس کے کہ جان کا بدلہ لیا جائے یا ملک میں خرابی کرنے کی سزا دیجائے اس نے گویا تمام لوگوں کو قتل کیا' اور جو اس کی زندگانی کا موجب ہوا تو گویا تمام لوگوں کی زندگانی کا موجب ہوا' اور ان لوگوں کے پاس ہمارے پیغمبر روشن دلیلیں لا چکے ہیں۔ پھر اس کے بعد بھی ان میں بہت سے لوگ ملک میں حد اعتدال سے نکل جاتے ہیں)

قتل کی ممانعت:

۴ - ولا تقتلوٓا انفسکم ان الله کان بکم رحیما ومن یفعل ذلك عدوانا وظلما فسوف نصلیه نارا و کان ذلك علی الله یسیرًا (النساء : ۲۹ - ۳۰)

(اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو' بلاشبہ اللہ تمہارے اوپر مہربان ہے' جو شخص ظلم و زیادتی کے ساتھ ایسا
کرے گا ہم اس کو ضرور آگ میں جھونکیں گے' اور یہ اللہ کے لئے بالکل آسان کام ہے)

۵ - ولا تقتلوا اولاد کم من املاق نحن نرزقکم وایاھم ولا تقربوا الفواحش ماظھر منھا وما بطن
ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق ذلکم وصاکم بہ لعلکم تعقلون. (الانعام : ۱۵۱)

(اور اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو' ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی دیں گے' اور
بے شرمی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ' خواہ وہ کھلی ہوں یا چھپی اور کسی جان کو جسے اللہ نے محترم ٹھہرایا
ہے ہلاک نہ کرو' مگر حق کے ساتھ۔ یہ باتیں ہیں جن کی ہدایت اس نے تمہیں کی ہے' کہ تم عقل سے کام
لو)

- ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الابالحق ومن قتل مظلوما فقد جعلنا لولیہ سلطانا
فلا یسرف فی القتل انہ کان منصورا (الاسرائیل : ۳۳)

(اور جس جاندار کا مارنا خدا نے حرام کیا ہے اسے قتل نہ کرنا مگر جائز طور پر (یعنی بفتویٰ شریعت) اور
جو شخص ظلم سے قتل کیا جائے ہم نے اس کے وارث کو اختیار دیا ہے (کہ ظالم قاتل سے بدلہ لے' تو اس
کو چاہئے کہ قتل (کے قصاص) میں زیادتی نہ کرے' کہ وہ منصور (فتحیاب ہے)

- ولا تقتلوا اولاد کم خشیۃ املاق نحن نرز قھم وایا کم ان قتلھم کان خطاء کبیرا. (الاسرائیل :

(اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرنا' (کیونکہ) ان کو اور تم کو ہم ہی رزق دیتے ہیں' کچھ
شک نہیں کہ ان کا مار ڈالنا بڑا سخت گناہ ہے)

- والذین لایدعون مع اللہ الٰہاخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون ومن
یفعل ذلک یلق اثاما (الفرقان : ٦٨)

(اور جو خدا کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور جس جاندار کو مار ڈالنا خدا نے حرام کیا ہے
اس کو قتل نہیں کرتے مگر جائز طریق سے (یعنی شریعت کے حکم سے) اور زنا نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے
گا سخت گناہ میں مبتلا ہو گا)

۹ - یا ایھا النبی اذا جاءک المؤمنات یبایعنک علی ان لایشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن
ولایزنین ولا یقتلن اولادھن ولا یأتین ببھتان تفترینہ ایدیھن وارجلھن ولا یعصینک فی معروف
فبایعھن واستغفر لھن اللہ ان اللہ غفور رحیم (الممتحنۃ : ۱۲)

(اے پیغمبر جب تمہارے پاس مومن عورتیں اس بات پر بیعت کرنے کو آئیں کہ خدا کے ساتھ نہ تو
شرک کریں گی' نہ چوری کریں گی' نہ بدکاری کریں گی' نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی' نہ اپنے ہاتھ پاؤں میں
کوئی بہتان باندھ لائیں گی' نہ نیک کاموں میں تمہاری نافرمانی کریں گی' تو ان سے بیعت لے لو' اور ان کے
لئے خدا سے بخشش مانگو' بے شک خدا بخشنے والا مہربان ہے)

نوع انسان میں پہلا قتل:

۱۰ - واتل علیھم نبأ ابنی آدم بالحق اذ قربا قربانا فتقبل من احدھما ولم یتقبل من الاخر قال
لاقتلنک قال انما یتقبل اللہ من المتقین. لئن بسطت الی یدک لتقتلنی ما انا بباسط یدی الیک
لاقتلک انی اخاف اللہ رب العالمین. انی ارید ان تبوأ باثمی واثمک فتکون من اصحاب النار
وذلک جزاء الظالمین. فطوعت لہ نفسہ قتل اخیہ فقتلہ فاصبح من الخاسرین. فبعث اللہ غرابا
یبحث فی الارض لیریہ کیف یواری سوأۃ اخیہ قال یا ویلتی اعجزت ان اکون مثل ھذا الغراب
فاواری سوأۃ اخی فاصبح من النادمین. (المائدۃ : ۲۷-۳۱)

(اور اگر تو مجھے قتل کرنے کے لئے مجھ پر ہاتھ چلائے گا تو میں تجھ کو قتل کرنے کے لئے تجھ پر ہاتھ
نہیں چلاؤں گا' مجھے تو اللہ رب العالمین سے ڈر لگتا ہے میں چاہتا ہوں کہ تو میرے گناہ میں بھی ماخوذ ہو'
اور اپنے گناہ میں بھی پھر (زمرہ) اہل دوزخ میں ہو' اور ظالموں کی یہی سزا ہے) مگر اس کے نفس نے اس کو
بھائی کے قتل ہی کی ترغیب دی تو اس نے اسے قتل کر دیا اور خسارہ اٹھانے والوں میں ہو گیا۔ اب خدا نے
ایک کوا بھیجا' جو زمین کریدنے لگا' تاکہ اسے دکھائے کہ اپنے بھائی کی لاش کو کیوں کر چھپائے' کہنے لگا
افسوس مجھ سے اتنا بھی نہ ہو سکا کہ اس کوے کے برابر ہوتا کہ اپنے بھائی کی لاش چھپا دیتا' پھر وہ پشیمان
ہوا)

جان کے قصاص کا حکم:

۱۱ - یا ایها الذین امنوا کتب علیکم القصاص فی القتلی الحر بالحر والعبد بالعبد والانثی بالانثی فمن عفی له من اخیه شیء فاتباع بالمعروف واداء الیه باحسان ذلك تخفیف من ربکم ورحمة فمن اعتدی بعد ذلك فله عذاب الیم (البقرة : ۱۷۸)

(مومنو! تم کو مقتولین کے بارے میں قصاص (یعنی خون کے بدلے خون) کا حکم دیا جاتا ہے' اس طرح پر کہ آزاد کے بدلے آزاد مارا جائے' اور غلام کی بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت' اور اگر قاتل کو اس کے (مقتول) بھائی (کے قصاص) سے کچھ معاف کر دیا جائے تو (مقتول کے وارث کو) پسندیدہ طریق سے (قرابت دار کی) پیروی (یعنی مطالبہ' خون بہا) کرنا' اور (قاتل کو خوش خوئی کے ساتھ ادا کرنا چاہیے- یہ پروردگار کی طرف سے تمہارے لئے آسانی اور مہربانی ہے' جو اس کے بعد زیادتی کرے اس کے لئے دکھ کا عذاب ہے)

اعضاء کے قصاص کا حکم:

۱۲ - وکتبنا علیهم فیها ان النفس بالنفس والعین بالعین والانف بالانف والاذن بالاذن والسن بالسن والجروح قصاص فمن تصدق به فهو کفارة له و من لم یحکم بما انزل الله فاولئك هم الظالمون (المائدة : ۴۵)

اور ہم نے ان لوگوں کے لئے تورات میں یہ حکم لکھ دیا تھا' کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کی بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان' اور دانت کے بدلے دانت' اور سب زخموں کا اسی طرح بدلہ ہے' لیکن جو شخص بدلہ معاف کر دے وہ اس کے لئے کفارہ ہوگا' اور جو خدا کے نازل فرمائے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ زیادتی کرنے والے ہیں-)

قتل عمد اور قتل خطا کا حکم:

بینکم و بینهم میثاق فدیة مسلمة الی اهله وتحریر رقبة مؤمنة فمن لم یجد فصیام شهرین متتابعین توبة من الله و کان الله علیما حکیما

ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤه جهنم خالداً فیها و غضب الله علیه و لعنه واعد له عذابا عظیما (النساء : ۹۲ - ۹۳)

اور کسی مومن کے شایان نہیں کہ دوسرے مومن کو مار ڈالے مگر بھول کر' اور جو بھول کر بھی مومن کو مار ڈالے تو (ایک تو) ایک مسلمان غلام آزاد کر دے' اور دوسرے (مقتول کے وارثوں کو خون بہا دے' ہاں اگر وہ معاف کر دیں' (تو ان کو اختیار ہے) اگر مقتول تمہارے دشمنوں کی جماعت میں سے ہو اور وہ خود مومن ہو تو صرف ایک مسلمان غلام آزاد کرنا چاہیے اور اگر مقتول ایسے لوگوں میں سے ہو جن میں اور تم میں صلح کا معاہدہ ہو تو وارثانِ مقتول کو خون بہا دینا اور ایک مسلمان غلام آزاد کرنا چاہیے اور جس کو یہ میسر نہ ہو وہ متواتر دو مہینے روزے رکھے' یہ (کفارہ) خدا کی طرف سے (قبولِ) توبہ (کے لئے) ہے اور خدا سب کچھ جانتا (اور) بڑی حکمت والا ہے)

دوسرا باب

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۱ - عن براء بن عازب رضی اللہ عنه ان رسول اللہ علیه وسلم قال : لزوال الدنیا اهون علی اللہ من قتل مومن بغیر حق (۱۲)

(براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تمام دنیا کا بگڑ جانا (تباہ ہو جانا) اللہ کے نزدیک ایک مومن کے ناحق قتل سے زیادہ آسان ہے)

۲ - عن انس عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال اکبر الکبائر الاشراک باللہ و قتل النفس، عقوق الوالدین و قول الزور او قال شهادۃ الزور (۱۳)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ :

(سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا' کسی کو قتل کرنا' والدین کی نافرمانی اور جھوٹی گواہی ہے)

۳ - عن ابی الدرداء یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول کل ذنب عسی اللہ ان یغفر الا من اشرک او قتل مومنا متعمدا (۱۴)

(حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں :

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ امید ہے کہ اللہ ہر گناہ معاف فرما دے گا' سوائے اس کو کوئی شرک کی حالت میں مرجائے یا کسی نے کسی مومن کو عمداً قتل کیا ہو -)

سات مہلک امور : -

۴ - عن ابی هریرۃ رضی اللہ عنه ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال اجتنبوا السبع الموبقات قیل یا رسول اللہ وماهن قال الشرک باللہ والسحر و قتل النفس التی حرم اللہ الا بالحق واکل الربا و اکل مال الیتیم والتولی یوم الزحف وقذف المحصنات المؤمنات الغافلات (۱۵)

(حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات مہلک باتوں سے بچو' عرض کی گئی- یا رسول اللہ وہ کیا ہیں - آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک' جادو' اس جان کا قتل جسے اللہ نے محترم قرار دیا ہے

جرمِ قتل کے عدمِ ارتکاب پر بیعتِ ایمان:

٥ - عن عبادة بن الصامت و كان شهد بدرا وهو احد النقباء ليلة العقبة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وحوله عصابة من اصحابه بايعونى على ان لاتشركوا بالله شيا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا اولادكم ولا تأتوا ببهتان تفترونه بين ايديكم وارجلكم ولا تعصوافى معروف فمن وفى منكم فأجره على الله ومن اصاب شيا من ذلك فعوقب به فى الدنيا فهوله كفارة و من اصاب من ذلك شيا ثم ستره فامره الى الله إن شاء عفاعنه و ان شاء عاقبه قال فبايعنا على ذلك (١٦)

(حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے۔ حضرت عبادہ نے جنگ بدر میں شرکت کی تھی' اور عقبہ کے موقعہ پر نقیب تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اور آپؐ کے گرد صحابہ کرام جمع تھے' کہ مجھ سے ان امور پر بیعت کرو' کہ اللہ کے ساتھ کوئی شرک نہیں کرو گے' چوری نہیں کرو گے' زنا نہیں کرو گے' اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے' اپنے ہاتھوں اور پیروں کے آگے کوئی بہتان نہیں تراشو گے' اور کسی اچھے کام میں نافرمانی نہیں کرو گے۔ جو یہ سب باتیں پوری کرے اس کا اجر اللہ کے پاس ہے' اور جو ان میں سے کسی برائی کا مرتکب ہو اور اسے دنیا میں سزا مل جائے تو یہ اس کے لئے کفارہ ہوگی' اور جو ان میں سے کسی برائی کا مرتکب ہو اور اللہ اس کی پردہ پوشی فرما دے' تو اس کا معاملہ اللہ کی طرف ہے' چاہے معاف کردے اور چاہے سزا دے'

حضرت عبادہؓ کہتے ہیں کہ ہم نے ان امور پر رسول اللہ سے بیعت کی۔

انسانی جان کا تحفظ:

- عن سليمان بن عمرو بن الاحوص عن أبيه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فى حجة الوداع اى يوم اعظم حرمة قالوا يومنا هذا او يوم الحج الاكبر قال فان دماكم واموالكم

سلیمان بن عمرو بن الاحوص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ:

(میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپؐ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا

خون تمہارے مال تمہاری عزتیں اس دن کی طرح اور اس شہر کی طرح محترم ہیں' جو جرم و زیادتی کرے تو وہ اپنی ہی ذات پر کرتا ہے۔ کوئی باپ اپنے بیٹے پر اور کوئی بیٹا اپنے باپ پر جنایت نہیں کرتا)

مسلمان پر ہاتھ اٹھانا بھی ممنوع ہے:

٧ - عن ابى هريرة رضى الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لايشير احد... اخيه بالسلاح فانه لايدرى لعل الشيطان ينزع فى يده فيقع فى حفرة النار (١٨)

(ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی طرف اسلحہ کے ساتھ اشارہ نہ کرے' اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ شیطان اس کے ہاتھ سے ہتھیار کھینچ لے' اور اس کے لگ جائے' اور اس کے بدلے وہ جہنم میں چلا جائے)

آخرت میں سب سے پہلا فیصلہ انسانی خون کا ہوگا:

٨ - عن عبدالله بن مسعود رضى الله عنه قال : قال الله صلى الله عليه وسلم مايقضى بين الناس يوم القيامة ' فى الدماء (١٩)

(عبداللہ بن مسعود رضی اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کے درمیان سب سے پہلے جس چیز کا فیصلہ کیا جائے گا' وہ خون ہوگا (یعنی قتل ناحق کا فیصلہ کیا جائے گا' اور قاتل کو سزا دی جائے گی)

قاتل کا انجام:

٩ - عن ابى بكرة رضى الله عنه قال : سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : اذا التقى المسلمان بسيفهما فقاتل والمقتول فى النار' قلت : هذا القاتل فما بال المقتول؟ قال كان حريصا على قتل صاحبه (٢٠)

(حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے' اگر دو مسلمانوں نے ایک دوسرے پر تلوار کھینچی تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں

مجرمِ قتل کے عدمِ ارتکاب پر بیعتِ ایمان:

٥ - عن عبادة بن الصامت و کان شهد بدرا وهو احد النقباء لیلة العقبة ان رسول الله صلی علیه وسلم قال وحوله عصابة من اصحابه بایعونی علی ان لاتشر کوا بالله شیا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا اولاد کم ولا تأتوا ببهتان تفترونه بین ایدیکم وارجلکم ولا تعصوافی معروف فمن وفی منکم فأجره علی الله ومن اصاب شیا من ذلك فعوقب به فی الدنیا فهوله کفارة و من اصاب من ذلك شیأ ثم ستره فامره الی الله إن شاء عفاعنة و ان شاء عاقبه قال فبایعنا علی ذلك (١٦)

(حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے۔ حضرت عبادہ نے جنگ بدر میں شرکت کی تھی' اور عقبہ کے موقعہ پر نقیب تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اور آپؐ کے گرد صحابہ کرام جمع تھے' کہ مجھ سے ان امور پر بیعت کرو' کہ اللہ کے ساتھ کوئی شرک نہیں کرو گے' چوری نہیں کرو گے' زنا نہیں کرو گے' اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے' اپنے ہاتھوں اور پیروں کے آگے کوئی بہتان نہیں تراشو گے' اور کسی اچھے کام میں نافرمانی نہیں کرو گے - جو یہ سب باتیں پوری کرے اس کا اجر اللہ کے پاس ہے' اور جو ان میں سے کسی برائی کا مرتکب ہو اور اسے دنیا میں سزا مل جائے تو یہ اس کے لئے کفارہ ہوگی' اور جو ان میں سے کسی برائی کا مرتکب ہو اور اللہ اس کی پردہ پوشی فرما دے' تو اس کا معاملہ اللہ کی طرف ہے' چاہے معاف کر دے اور چاہے سزا دے'

حضرت عبادہؓ کہتے ہیں کہ ہم نے ان امور پر رسول اللہ سے بیعت کی۔

انسانی جان کا تحفظ:

٦ - عن سلیمان بن عمرو بن الاحوص عن أبیه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول فی حجة الوداع ای یوم اعظم حرمة قالوا یومنا هذا او یوم الحج الاکبر قال فان دماءکم واموالکم

سلیمان بن عمرو بن الاحوص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ:
(میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپؐ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا کہ کون سا دن سب سے زیادہ محترم ہے' لوگوں نے کہا آج کا دن' یا یہ یومِ حجِ اکبر' آپؐ نے فرمایا تمہارے خون تمہارے مال تمہاری عزتیں اس دن کی طرح اور اس شہر کی طرح محترم ہیں' جو جرم و زیادتی کرتا ہے' تو وہ اپنی ہی ذات پر کرتا ہے۔ کوئی باپ اپنے بیٹے پر اور کوئی بیٹا اپنے باپ پر جنایت نہیں کرتا)

مسلمان پر ہاتھ اٹھانا بھی ممنوع ہے:

٧ - عن ابی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: لایشیر احدکم علی اخیه بالسلاح فانه لایدری لعل الشیطان ینزع فی یده فیقع فی حفرة النار (١٨)

(ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی طرف اسلحہ کے ساتھ اشارہ نہ کرے' اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ شاید شیطان اس کے ہاتھ سے ہتھیار کھینچ لے' اور اس کے لگ جائے' اور اس کے بدلے وہ جہنم میں چلا جائے۔)

آخرت میں سب سے پہلا فیصلہ انسانی خون کا ہوگا:

٨ - عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنه قال: قال الله صلی الله علیه وسلم: اول مایقضی بین الناس یوم القیامة' فی الدماء (١٩)

(عبداللہ بن مسعود رضی اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کے درمیان سب سے پہلے جس چیز کا فیصلہ کیا جائے گا' وہ خون ہوگا (یعنی قتل ناحق کا فیصلہ کیا جائے گا' اور قاتل کو سزا دی جائے گی)

قاتل کا انجام:

٩ - عن ابی بکرة رضی الله عنه قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: اذا التقی المسلمان بسیفهما' فقاتل والمقتول فی النار' قلت: هذا القاتل فما بال المقتول؟ قال: انه کان حریصا علی قتل صاحبه (٢٠)

(حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے' اگر دو مسلمانوں نے ایک دوسرے پر تلوار کھینچی تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے' میں نے عرض کیا (یا رسول اللہ!) قاتل کا دوزخ میں جانا تو ظاہر ہے' مگر مقتول کس بناء پر دوزخ میں جائے گا؟

ن صورتوں میں قتل جائز ہے:

– عن عبدالله بن مسعود رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : حل دم امری مسلم یشهد ان لا اِلٰهَ اِلَّا الله وانی رسول الله الا باحدی ثلاث: النفس بالنفس' لثیب الزانی' والمارق من الدین التارك للجماعة (۲۱)

(عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان اس ت کی شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' اور میں (یعنی محمدؐ) اللہ کا رسول ہوں' تو ں کا خون بہانا جائز نہیں ہے۔ مگر ان تین باتوں میں سے ایک بات پر اس کا خون بہانا جائز ہے: ایک تو ن کے بدلے جان' (یعنی ناحق کسی کو قتل کیا' اور قصاص میں) دوسری یہ کہ شادی شدہ زنا کرے' تیسری ہ ایک مسلمان اپنا مذہب چھوڑ کر جماعت سے الگ ہو جائے)

ول اللہ نے اپنے آپ کو قصاص کے لئے پیش فرمایا:

– عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن ابیه قال کان اسید بن حضیر رجلا ضاحکا ملیحا قال فبینما هو رسول الله صلی الله علیه وسلم یحدث القوم و یُضحکهم فطعن رسول الله صلی الله علیه م باصبعه فی خاصرته فقال اوجعتنی قال اقتص قال یا رسول ان علیك قمیصا ولم یکن علیّ ں قال فرفع رسول الله علیه وسلم قمیصه فاحتضنه ثم جعل یقبل کشحه فقال بابی انت وامی یا لله اردت هذا (۲۲)

(عبد الرحمٰن بن ابی لیلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ:

اسید بن حضیر خوش مزاج اور ظریف الطبع تھے' ایک موقعہ پر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وں میں لوگوں سے خوش گفتاری کر رہے تھے' اور انھیں ہنسا رہے تھے' رسول اللہ نے اپنی انگلی ان کی میں چبھوئی' تو وہ بولے یا رسول اللہؐ آپؐ نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے' آپؐ نے فرمایا مجھ سے قصاص و وہ بولے یا رسول اللہ آپؐ قمیض زیب تن کئے ہوئے ہیں اور میں قمیض پہنے ہوئے نہیں تھا۔ اس ول اللہ نے اپنی قمیض کا دامن اٹھا دیا۔ اس پر وہ آپؐ سے لپٹ گئے اور جسم مبارک کے بوسے لینے اور کہنے لگے اے اللہ کے رسول میرے ماں باپ آپ پر قربان دراصل میری یہی نیت تھی۔)

مقتول کے وارثوں کے اختیار:

۱۲ – عن ابی هریرة اخبره ان خزاعة قتلوا رجلا من بنی لیث عام فتح مکة بقتیل منهم قتلوه فاخبر بذلك رسول الله صلی الله علیه وسلم فرکب راحلتهٗ فخطب فقال ان الله حبس عن مکه الفیل وسلط علیها رسوله والمؤمنین الا وانها لم تحل لاحد قبلی ولن تحل لاحد بعدی الا وانها احلت لی ساعة من نهار الا وانها ساعتی هذه حرام لا یختلی شوکها ولایعضد شجرها ولا یلتقط ساقطتها الا منشد ومن قتل له قتیل فهو بخیر النظرین اما ان یعطی الدیة واما ان یقاد اهل القتیل قال فجاء رجل من اهل الیمن یقال له ابو شاه فقال اکتب لی یارسول الله قال اکتبوا لابی شاه فقالٗ رجل من قریش الا الاذخر یارسول الله فانا نجعله فی بیوتنا وقبورنا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا الاذخر (۲۱)

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ:

بنو خزاعہ کے لوگوں نے فتح مکہ کے سال اپنے ایک مقتول کے بدلے بنو لیث کے ایک شخص کو قتل کر دیا۔ اس واقعہ کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی تو آپؐ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ اللہ سبحانہ نے مکہ سے ہاتھیوں کو روک لیا اور اللہ کے رسول اور اہل ایمان کو اقتدار عطا کر دیا۔ حرم کی سرزمین نہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال کی گئی ہے' اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال کی جائے گی' میرے لئے بھی دن کے ایک وقت کے لئے حلال کی گئی ہے اور اب اس گھڑی یہ سرزمین حرام ہے' اس کا نہ پودا اکھاڑا جائے' نہ درخت کاٹا جائے اور نہ کوئی گری ہوئی شے اٹھائے سوائے اس کے جو اس کے مالک کی تلاش میں اسے اٹھائے۔ جس کا کوئی شخص قتل ہو جائے اسے دو اختیار ہیں' یا دیت لے لے' یا قصاص۔

راوی کا بیان ہے کہ ایک شخص جس کا نام ابوشاہ تھا آگے بڑھا اور اس نے کہا یا رسول اللہ مجھے لکھ دیجئے' آپؐ نے فرمایا ابوشاہ کے لئے لکھ دو' قریش کے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ اذخر کو اس حکم سے مستثنٰی کر دیجئے' کیونکہ ہم اسے گھروں اور قبروں کے بنانے میں کام لاتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں' ماسوائے اذخر کے۔)

۱۳ – عن ابی شریح الخزاعی قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اصیب بدم اوخبل و الخبل الجراح فهو بالخیار بین احدی ثلاث فان اراد الرابعة فخذوا علی یدیه ان یقتل او یعفو او یاخذ الدیة فمن فعل شیأً من ذالك فعاد فان له نار جهنم خالدا مخلدا فیها ابدا (۲۲)

(ابو شریح خزاعی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کا خون کیا جائے یا وہ زخمی کیا جائے تو اس کو (یا اس کے وارث کو) تین باتوں کا اختیار حاصل ہے' اگر وہ چوتھی بات کرنا چاہے تو اس کو روکو' وہ تین باتیں یہ ہیں یا تو قصاصاً" قاتل کو قتل کرے' یا معاف کر دے' یا دیت لے لے' ان تین باتوں میں سے کوئی ایک کرلے' تو پھر کوئی چوتھی بات (انتقام کی) کرے تو اس کے لئے دوزخ کی آگ ہے' ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہے گا۔)

جرمِ قتل میں اعانت:

۱۳ - عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : اذا امسک الرجل وقتله الاخر یقتل الذی قتل' ویحبس الذی امسک (۲۳)

(حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ایک شخص ...ی کو پکڑے' اور دوسرا اسے قتل کر دے' تو قتل کرنے والے کو قصاص میں قتل کیا جائے گا اور جس نے ...ڑا ہے اسے قید کیا جائے گا۔)

- عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : من قتل عمدا فهو قود و ...حال دونه فعلیه لعنة الله و غضبه لایقبل منه صرف ولا عدل (۲۴)

(حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ...دا مارا جائے تو یہ قتل قصاص کو واجب کرتا ہے اور جو شخص قصاص لینے میں مزاحمت کرے' اس پر اللہ ...عنت ہے' اور اس کا غضب ہے' ایسے شخص کے نہ فرض قبول ہوں گے' اور نہ نفل)

- عن علی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : المومنون تکافوء دمائهم وهم ...لی من سواهم ویسعی بذمتهم ادناهم الا لایقتل مومن بکافر ولا ذوعهد فی عهده (۲۵)

(حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب مسلمان قصاص میں اور دیت ...ابر ہیں اور سب غیر مسلمانوں کے مقابلے میں ایک ہاتھ کا حکم رکھتے ہیں' اور مسلمانوں میں سے ...سا آدمی بھی کسی سے عہد کرے تو اس کو پورا کرے۔ خبردار کسی کافر کے بدلے میں مسلمان کو قتل نہ

جان و مال کے تحفظ میں مارا جانا شہادت ہے۔

۱۷ - عن سعید بن زید : ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال : من قتل دون ماله فهو شهید ومن قتل دون دمه فهو شهید ومن قتل دون دینه فهو شهید (۲۶)

(حضرت سعید بن زید کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مال کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے۔ جو شخص اپنی جان کی حفاظت میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے' اور جو شخص اپنے دین کی حفاظت میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے)

قاتل میراث کا حق دار نہیں ہے۔

۱۸ - عن ابی هریرة رضی الله عنه ' ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال : القاتل لایرث (۲۷)

(ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قاتل وارث نہیں ہوتا)

ہر شخص اپنے عمل کا ذمہ دار ہے۔

۱۹ - عن سلیمان بن عمرو بن الاحوص عن ابیه قال : سمعت رسول الله صلی الله علیه واله وسلم یقول فی حجة الوداع : الا لایجنی جان الا علی نفسه ' لایجنی والد علی ولده ' ولا مولود علی والده (۲۸)

(عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا: آگاہ ہو جاؤ! جو قصور کرے گا' وہ اپنی ہی ذات پر کرے گا۔ باپ کے قصور میں بیٹا نہیں پکڑا جائے گا' اور بیٹے کے قصور میں باپ کو سزا نہیں دی جائے گی)

خود کشی:

۲۰ - عن ابی هریره قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من تردی من جبل فقتل نفسه فهو

(حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر مارا' اس کو دوزخ میں بھی گرایا جاتا رہے گا' اور وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اور جس شخص نے زہر کھا کر جان دی دوزخ کے اندر بھی زہر کا پیالہ اس کے ہاتھ میں ہوگا' اور وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اور جس شخص نے اپنے آپ کو لوہے کے کسی ہتھیار سے مارا اسکا وہ ہتھیار دوزخ میں اس کے ہاتھ میں ہوگا' جسے وہ اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا' اور ہمیشہ کے لیے دوزخ میں رہے گا۔)

دانت کا قصاص:

۲۱ - عن انس رضی الله عنه قال: ان ابنة النضير لطمت جارية فكسرت ثنيتها ' فاتوا النبی صلی الله عليه وسلم فامر بالقصاص (۳۰)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ بنو نضیر کی ایک لڑکی کا دانت توڑ ڈالا۔ اس لڑکی کے رشتہ دار حضور کی خدمت میں آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم دیا)

قصاص کی معافی:

۲۲ - عن انس رضی الله عنه قال مارأيت النبی صلی الله عليه وسلم رفع اليه شيیء من قصاص الا امر فيه بالعفو (۳۱)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ:
رسول اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قصاص کا جو معاملہ پیش کیا جاتا آپؐ اس میں معافی کا حکم فرماتے)

- عن ابی الدرداء رضی الله تعالی عنه قال: سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم: مامن رجل يصاب لشیء فی جسد فيتصدق به الا رفعه الله به درجة وحط عنه خطيئة (۳۲)

(حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا کہ: جس شخص کو زخمی کیا گیا ہو' اور وہ بدلہ لینے کے بجائے اس شخص کو معاف کردے' جس نے اسے زخمی کیا تو اللہ تعالی اس کے درجے بلند کرتا ہے۔ اور اسکے گناہوں کو معاف کرتا ہے)

۲۴ - عن ابی عبید انه قال فی حديث النبی صلی الله عليه وسلم لاهل القتيل ان ينحجزوا الادنی فالادنی وان كانت امراة وذلك ان يقتل وله ورثة رجال ونساء يقول عفاعن دمه من الاقرب من رجل او امراة فعفوه جائز (۳۳)

(ابو عبید کا بیان ہے کہ:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقتول کے وارث قصاص سے دست بردار ہو سکتے ہیں' درجہ بدرجہ اگرچہ عورت ہی کیوں نہ ہو' چنانچہ اگر مقتول کے وارثوں میں مرد و عورت سب ہوں اور ان میں سے درجہ بدرجہ جو قرب ترین مرد یا عورت معاف کردے تو اس کی معافی درست ہوگی)

دیت کے احکام

احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قتل عمد کی دیت

۲۵ - عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ' ان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم قال : من قتل متعمدا دفع الی اولیاء المقتول فان شاؤا قتلوا وان شاؤا اخذوا الدیة ' وهی ثلاثون حقة و ثلاثون جذعة واربعون خلفة' وما صالحوا علیه فهو لهم (۳٤)

(حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسولؐ نے فرمایا: جو شخص جان بوجھ کر کسی کو مار ڈالے تو قاتل کو مقتول کے وارثوں کے حوالے کیا جائے گا' چاہیں تو وہ اس کو بدلہ میں مار ڈالیں' یا اس سے خون بہا لے لیں' خون بہا ایک سو اونٹنیاں ہیں۔ جن میں تیس ایسی ہوں گی' جو تین برس کی ہو کر چوتھے برس میں لگی ہوں' تیس وہ ہوں گی جو چار برس کی ہو کر پانچویں برس میں لگی ہوں اور چالیس اونٹنیاں گیابھن (حاملہ) ہوں گی اور مقتول کے وارث جس بات پر فیصلہ یا صلح کریں' وہی قاتل پر واجب ہو گی)

۲٦ - عن عبدالله بن عمر رضی الله عنهما ' ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یوم فتح مكة وهو علی درج الكعبة فحمد الله واثنی علیه فقال : الحمد لله الذی صدق وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده' الا ان قتیل الخطا قتیل السوط والعصا' فیه مائة من الابل منها اربعون خلفة فی بطونها اولادها الا ان كل مأثرة فی الجاهلیة ودم تحت قدمی هاتین الاماكان من سدانة البیت وسقایة الحاج الا انی قد امضیتها لاهلها كما كانا (۳۵)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ: رسول اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن بیت اللہ کی سیڑھیوں پر کھڑے ہوئے' اللہ کی حمد و ثنا بیان کی' پھر فرمایا شکر ہے اللہ کا جس نے اپنا وعدہ سچا کیا' اپنے بندے کی مدد کی' اور اس نے تنہا دشمن کے لشکروں کو شکست دی' آگاہ ہو جاؤ' خطاء کا مقتول وہ ہے جو کوڑے اور چھڑی سے مارا جائے' اس میں دیت کے سو اونٹ لازم ہیں۔ اُن سو اونٹوں میں چالیس ایسی اونٹنیاں ہوں جو حاملہ ہوں' سنو دور جہالت کا ہر انتقام اور خون کا بدلہ اب میرے ان دونوں پیروں کے نیچے ہے' سوائے بیت اللہ کے انتظام اور حجاج کے پانی پلانے کے کہ میں ان دونوں امور کو پہلے کی طرح ان کے انجام دینے والوں کے پاس برقرار رکھتا ہوں)

٢٧ - عن ابی هريرة قال : قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم فى جنين امرأة من بنى لحيان سقط ميتا بغرة عبد أو امة' ثم ان المرأة التى قضى عليها بالغرة توفيت فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم بان ميراثها لبنيها وزوجهاوان العقل على عصبتها (٣٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی لحیان کی ایک عورت کے مردہ بچے کے پیٹ سے گر جانے پر (جو لڑائی کی وجہ سے پیٹ پر چوٹ لگنے پر گر گیا تھا) غلام یا لونڈی کا غرہ دینے کا حکم دیا۔ پھر اس عورت کے مرنے سے جس پر غرہ دینے کا حکم آپ نے صادر فرمایا تھا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس کی میراث اس کے بیٹوں اور خاوند کے لئے ہے' اور خون بہا اس کے وارثوں پر)

٢٨ - عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : من قتل خطأ فديته من الابل ثلاثون بنت مخاض و ثلاثون ابنة لبون وثلاثون حقة و عشرة بنى لبون ' وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقومها على اهل القرى اربع مائة دينار او عدلها من الورق ويقومها على اثمان الابل اذغلت رفع فى ثمنها واذا هانت نقص من ثمنها على نحو الزمان ماكان فبلغ قيمتها على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بين اربع مائة دينار الى ثمان مائة دينار او عدلها من الورق ثمانية آلاف درهم وقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من كان عقله فى البقرمن اهل البقرة ومن كان عقله فى الشاة على اهل الشاة الفى شاة (٣٧)

(حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خطا قتل کر دے تو اس قتل کی دیت تیس اونٹ بنت مخاض تیس اونٹ بنت لبون تیس اونٹ حقہ اور دس بنی لبون ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گاؤں والوں پر دیت کی قیمت چار دینار لگاتے' یا اتنی ہی قیمت کی چاندی' اور دیت کی قیمت اونٹوں کے نرخ کے حساب سے لگاتے۔ جب اونٹ گراں ہوتے تو دیت بھی زیادہ ہوتی' اور جب اونٹوں ارزاں ہوتے تو دیت بھی کم ہو جاتی' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دیت کی قیمت چار سو دینار تک پہنچی' چاندی کے آٹھ ہزار درہم اور اس کے مساوی ہوتے تھے' نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی حکم دیا کہ گائے اور بیل والوں سے دیت میں دو سو گائیں لی جائیں' اور بکریوں والوں سے دو ہزار بکریاں لی جائیں)

دیات کی قیمت

٢٩ - عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال : كانت قيمة الدية على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ثمان مائة دينار او ثمانية آلاف درهم ودية اهل الكتاب يومئذ النصف من دية المسلمين' قال فكان كذلك حتى استخلف عمر فقام خطيبا فقال ان الابل قد غلت قال ففرضها عمر على اهل الذهب الف دينار و على اهل الورق اثنى عشرالف درهم و على اهل البقر مائتى بقرة و على اهل الشاة الفى شاة و على اهل الحلل مائتى حلة قال و ترك الدية اهل الذمة لم يرفعها فيما رفع من الدية (٣٨)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں خون بہا کے اونٹوں کی قیمت آٹھ سو دینار یا آٹھ ہزار درہم تھی' اور اہل کتاب کی دیت اس زمانے میں مسلمانوں کے خون بہا سے نصف تھا۔ جب حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے فرمایا کہ اونٹ کی قیمت بڑھ گئی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ نے سونا رکھنے والوں پر خون بہا ایک ہزار دینار مقرر کیا' اور چاندی رکھنے والوں پر بارہ ہزار درہم اور گائے رکھنے والوں پر دو سو گائیں' بکریاں رکھنے والوں پر دو ہزار بکریاں اور کپڑے رکھنے والوں پر دو سو جوڑے کپڑے' اور ذمی لوگوں کا خون بہا وہ رکھا' جو پہلے تھا۔

٣٠ - عن عمر و بن شعيب عن ابيه عن جده قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقوم دية الخطاء على اهل القرى اربعمائة دينار اوعدلها من الورق يقومها على اثمان الابل فاذا غلت رفع فى قيمتها واذا هاجت رخصا نقص من قيمتها وبلغت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم مابين اربعمائة دينار الى ثمانمائة دينار وعدلها من الورق ثمانية الاف درهم وقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم على اهل البقر مائتى بقرة ومن كان دية عقله فى الشاة فالفى شاة قال و قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العقل ميراث بين ورثة القتيل على قرابتهم فما فضل فللعصبة قال وقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الانف اذا جدع الدية كاملة و ان جدعت ثندوته فنصف العقل خمسون من الابل اوعدلها من الذهب او الورق او مائة بقرة او الف شاة و فى اليد اذا قطعت نصف العقل وفى الرجل نصف العقل وفى المامومة ثلث العقل ثلاث و ثلاثون من الابل و ثلث اوقيمتها من الذهب اوالورق اوالبقر اوالشاة والجائفة مثل ذلك و فى الاصابع فى كل اصبع عشر من الابل و فى الاسنان فى كل سن خمس من الابل و قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان عقل المرأة بين عصبتها من كانو لايرثون منها شيا الاما فضل عن ورثتها وان قتلت فعقلها بين ورثتها وهم يقتلون قاتلهم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس

...دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی
...کی قیمت لگایا کرتے تھے' بستی والوں پر چار سو دینار یا اس کے برابر چاندی سے
اس کی قیمت اونٹوں کے مول پر کیا کرتے تھے۔ پھر جب گرانی ہوتی تو اس کی قیمت بڑھا دیتے' اور ج...
ارزانی معلوم ہوتی تو دیت کی قیمت سے گھٹا دیتے اور رسول اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیت کی قیمت چا...
سو دینار سے لے کر آٹھ سو دینار تک پہنچی' اور اسی کے برابر چاندی سے آٹھ ہزار درہم اور رسول اللہ...
صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے بیل والوں پر دو سو گائے کا حکم کیا اور بکری والوں پر دو ہزار بکری کا' روای کہ...
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیت کا مال مقتول کے وارثوں کی میراث ہے اپنی اپنی قرابت
کے موافق' پھر جو ان سے بچے وہ عصبہ کو ملے گا' راوی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا
جب پوری ناک کاٹی جائے تو پوری دیت لازم ہوگی' اور جب نرمہ کاٹا جائے (یعنی نیچے کا ٹکڑا جو نرم ہے۔)
تو آدھی دیت لازم یا ہزار بکریاں اور جب ایک ہاتھ کاٹا جائے تو آدھی دیت لازم ہوگی اسی طرح ایک پاؤں
میں آدھی دیت دینا ہوگی' اور مامومہ (وہ زخم جو دماغ تک پہنچے) میں تہائی دیت دینا ہوگی' یعنی تینتیس اونٹ
اور ایک تہائی یا اس قدر قیمت سونے چاندی سے یا گائیں یا بکریاں اور جائفہ (زخم پیٹ تک پہنچے) میں ایسا
ہی ہے' اور انگلیوں میں ہر ایک انگلی کے بدلے دس اونٹ دینا ہوں گے اور حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ عورت کی جنایت کی دیت اس کے عصبات کے درمیان مقسوم ہے' یعنی ان لوگوں میں جو
ذوی الفروض سے بچا ہوا مال لیتے تھے جیسے بیٹا چچا باپ بھائی وغیرہ) پس اگر عورت خود قتل کی جائے تو اس
کی دیت اس کے سب وارثوں میں تقسیم ہوگی اور وہی لوگ قصاص کے بھی مالک ہوں گے (یعنی ذوی
الفروض اور عصبات سب کو استحقاق ہوگا) آنحضرت نے فرمایا قاتل کو ترکے میں سے کچھ نہ ملے گا۔

عاقلہ کی دیت

۳۱ - عن المغیرة بن شعبة رضی الله عنه قال : قضی رسول الله صلی الله علیه وسلم بالدیة علی العاقلة (۳۰)

(حضرت مغیرة بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت کا فیصلہ کیا' قاتل کے عاقلہ' یعنی مدد گار برادری پر

...وں اور اعضاء کی دیت:

... عن ابن شهاب قال قرأت كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم الذى كتبه الى عمرو بن حزم ... بعثه على نجران و كان الكتاب عند ابى بكر بن حزم فكتب فيه رسول الله صلى الله عليه ... وسلم هذا بيان من الله عزوجل و رسوله (يا ايها الذين امنوا اوفوا بالعقود) فكتب الآيات حتى بلغ ... الله سريع الحساب) ثم كتب هذا كتاب الجراح' فى النفس مائة من الابل ' و فى الانف اذا ... جدعه مائة من الابل ' وفى العين خمسون من الابل' وفى اليد خمسون من الابل ' وفى ... الرجل خمسون من الابل وفى كل اصبع مما هنالك عشرمن الابل' وفى المامومة ثلث النفس ' وفى الجائفة ثلث النفس ' و فى المنقلة الابل' وفى السن خمس من الابل (۳۱)

ابن شہاب کا بیان ہے کہ :

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ تحریر پڑھی ہے' جو آپؐ نے عمرو بن حزم کو ان کے نجران ... جانے کے بعد تحریر فرمائی رسول اللہؐ کا یہ مکتوب ابوبکر بن حزم کے پاس تھا: اس میں آپؐ نے تحریر فرمایا تھا: یہ بیان ہے اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے۔ "اے اہل ایمان اپنے عقود کو پورا کرو" آپ نے قرآن کریم کی یہ آیت "ان اللہ سریع الحساب" تک تحریر فرمائی' ازاں بعد آپؐ نے تحریر فرمایا کہ یہ تحریر زخموں کی دیت سے متعلق ہے۔ جان کی دیت سو اونٹ' ناک پوری کاٹ دی گئی ہو تو سو اونٹ' آنکھ کے پچاس اونٹ' ہاتھ کے پچاس اونٹ' پیر کے پچاس اونٹ' ہر انگلی کے جو بھی ہو دس اونٹ مامومہ (زخم) تہائی دیت' جائفہ کی تہائی دیت' منقلہ کی پندرہ اونٹ موضحہ کی پانچ اونٹ' اور دانت میں پانچ اونٹ۔

۳۲ - عن ابى بكر محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب الى اهل اليمن و كان كتابه و فى الانف اذا اوعب جدعه الدية و فى اللسان الدية و فى الشفتين الدية و فى الذكر الدية و فى الصلب الدية و فى العينين الدية و فى الرجل الواحد نصف الدية وفى البيضتين الدية و فى المامومة ثلث الدية و فى الجائفة ثلث الدية و فى المنقلة خمس عشرة من الابل (۳۲)

حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کے باشندوں کے نام ایک خط لکھا' جس میں یہ الفاظ تھے "اگر کسی کی ناک پوری کاٹی جائے تو پورا خون بہا ہوگا۔ زبان کے کاٹے جانے پر بھی پوری دیت ہے' ہونٹوں پر بھی پوری

دیت ہے۔ خصیوں پر بھی پوری دیت ہے' آلۂ تناسل پر بھی پوری دیت ہے - پیٹھ کی ہڈی پر بھی پوری دیت ہے' آنکھوں پر بھی پوری دیت ہے' ایک ٹانگ پر آدھی دیت ہے۔ ماموصہ پر تہائی دیت ہے' جائفہ پر تہائی دیت ہے' اور منقلہ زخم پر پندرہ اونٹ دیت ہے

۳۴ - عن ابن عباس قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : الاصابع سواء والاسنان سواء الثنية والضرس سواء هذه وهذه سواء (۴۳)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ساری انگلیاں (خوں بہا میں) برابر ہیں' اور سارے دانت برابر ہیں' یعنی کچلیاں اور دانت برابر ہیں۔ چھوٹی انگلی اور انگوٹھا برابر ہیں۔

۳۵- عن ابن عباس قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم دية اصابع اليدين والرجلين سواء عشرة من الا بل لكل اصبع (۴۴)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کی دیت برابر ہے۔ ہر ایک انگلی کی دیت دس اونٹ ہے۔

۳۶- عن عمرو بن شعيب رضى الله عنه عن ابيه عن جده قال : قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم فى العين القائمة السادة لمكانها ' بثلث الدية (۴۵)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ: جس کی آنکھ کی روشنی کسی کے مارنے سے ضائع ہوگئی ہو' اور آنکھ اپنی جگہ قائم ہو' تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت ایک تہائی مقرر فرمائی ہے۔

۳۷- عن مكحول قال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الجراحات فى الموضحة فصاعدا قضى الموضحة بخمس من الابل ، وفى السن خمسا وفى المنقلة خمس عشرة ، وفى الجائفة الثلث' وفى آلآمة الثلث ، وجعل فى النفس الدية كاملة وفى الاذن نصف الدية وفى اليد نصف الدية ' وفى الرجل نصف الدية وفى الذكر الدية كاملة ' وفى اللسان الدية كاملة ' وفى الانثيين

مکحول سے روایت ہے کہ موضحہ یا اس سے زائد:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موضحہ یا اس سے زائد زخموں کی دیت کا فیصلہ فرمایا کہ موضحہ کی دیت پانچ اونٹ' دانت کی پانچ' منقلہ کی پندرہ' جائفہ کی تہائی' آمہ کی تہائی اور جان کی پوری دیت' کان کی نصف دیت' ہاتھ کی نصف دیت' پیر کی نصف دیت' ذکر کی پوری دیت' زبان کی پوری دیت اور خصیوں کی پوری دیت۔

۳۸- عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العقل ميراث بين ورثة القتيل على قرابتهم فما فضل فللعصبة قال وقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان عقل المرأة بين عصبتها من كانوا لايرثون منها شيئا الا ما فضل عن ورثتها وان قتلت فعقلها بين ورثتها وهم يقتلون قاتلها (۴۷)

(عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیت مقتول کے وارثوں کے درمیان کی قرابت کے اعتبار سے میراث ہے جو باقی بچے وہ عصبہ کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ عورت کی دیت اس کے وارثوں کے درمیان ہے اور جو باقی بچے وہ اس کے عصبہ کا ہے' مقتول عورت کی دیت اس کے وارثوں کے درمیان ہے اور وہی اس کے قتل کے قصاص میں قاتل کو قتل کرنے کا حق رکھتے ہیں۔

جانوروں سے پہنچنے والے نقصان پر دیت نہیں ہے:

۳۹- عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العجماء جرحها جبار . والبئر جبار . والمعد ن جبار (۴۸)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چوپایوں کا زخمی کرنا معاف ہے' کنویں میں گر کر مرنا' یا کنواں کھودتے ہوئے ہلاک ہو جانا بے دیت ہے۔ یعنی ان صورتوں میں کسی پر دیت نہیں ہے۔

طبیب ضامن ہے:

... روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے آپ کو طبیب (معالج) ظاہر کرے، اور حقیقت میں وہ طبیب نہ ہو، (تو کسی نقصان کی صورت میں) وہ ذمہ دار ہوگا۔

باب ۳:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے

سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات پر اقدام قتل کو معاف فرمادیا:

حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ:

خیبر کی ایک یہودی عورت نے بھنی ہوئی بکری زہر آلود کر کے رسول اللہ علیہ وسلم کو بھیج دی' آپ نے اس میں سے دستی لے کر کچھ تناول کیا' آپ کے ساتھ صحابہ کی ایک جماعت نے بھی کھایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ بس اپنے ہاتھ اٹھالو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو بلوایا اور اس سے دریافت کیا کہ کیا تو نے اس بکری کے گوشت میں زہر ملایا تھا۔ اس نے پوچھا کہ آپ کو کس نے بتلایا' آپ نے فرمایا مجھے میرے ہاتھ میں موجود دستی نے بتلا دیا (یعنی گوشت نے کہہ دیا کہ وہ زہر آلود ہے) اب بتا تیرا کیا مقصد تھا۔ اس نے کہا کہ میں نے سوچا کہ اگر نبی ہوں گے تو انہیں کوئی نقصان نہ ہوگا' اور اگر نبی نہ ہوں گے تو ہمیں ان کی طرف سے آرام مل جائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو معاف کر دیا اور اسے کوئی سزا نہیں دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ جنہوں نے اس بکری کا گوشت کھایا تھا وفات پا گئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بکری کا گوشت کھا لینے کی بناء پر اپنے شانوں پر پچھنے لگائے اور ابو ہند نامی بنو بیاضہ کے ایک شخص جو انصار میں سے تھے' انہوں نے سینگ اور چھری سے پچھنے لگائے۔ (۵۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کو قصاص کے لئے پیش فرمایا:

۲۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی فرودگاہ سے نماز کے لئے باہر تشریف لائے' ایک شخص نے آپ کی ناقہ کی زمام پکڑ لی' اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ایک حاجت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت مجھے چھوڑ دو' تمہاری ضرورت پوری کر دی جائے گی۔ آپ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی مگر وہ شخص نہ مانا۔ آپ نے اپنا کوڑا اٹھایا اور اسے مار دیا اور فرمایا مجھے چھوڑ دو' تمہاری ضرورت پوری کر دی جائے گی

جسے میں نے ابھی کوڑا مارا تھا۔ اس پر لوگ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے، اور پوچھنے لگے کہ وہ کون صاحب ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی کوڑا مارا تھا۔ وہ شخص صفوں کے آخر میں سے آیا اور اس نے کہا کہ میں اللہ اور رسول کی ناراضگی سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ قریب آجاؤ اور اپنا قصاص لے لو۔ اور آپؐ نے کوڑا اس کی طرف پھینک دیا۔ اس نے کہا کہ جی نہیں، میں نے معاف کیا۔ آپؐ نے پوچھا کیا تم معاف کر دو گے؟ اس نے کہا کہ میں نے معاف کر دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ کوئی مومن ایسا نہیں ہے کہ وہ دوسرے اہل ایمان پر کوئی زیادتی کرے اور پھر دنیا ہی میں اپنی زیادتی کی تلافی نہ کرے۔ الا یہ کہ اللہ ضرور روز قیامت اس سے اس کا بدلہ لے گا۔

اس پر حضرت ابوذرؓ نے کہا کہ اے اللہ کے نبیؐ کیا آپ کو وہ شب یاد ہے جب میں آپؐ کی سواری لے کر جا رہا تھا، جب میں اس کو کھینچتا تو رک جاتی تھی۔ اور جب میں اسے پانی پلانا چاہتا تھا وہ پانی نہیں پیتی تھی۔ اور آپؐ اس پر نیم خوابیدہ حالت میں تشریف فرما تھے۔ میں نے آپؐ کے سر کو چھڑی سے چھو کر کہا تھا، کہ آپ سیدھے ہو کر بیٹھ جائیں۔ آپ نے فرمایا، ہاں، اس پر ابوذرؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیجئے پھر آپ مجھ سے بدلہ لیجئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ نہیں میں معاف کرتا ہوں، ابوذرؓ نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھ سے بدلہ لے لیں، یہی مجھے پسند ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بادل ناخواستہ حضرت ابوذرؓ کو کوڑا مارا۔ (۵۱)

۳۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں:

کہ ایک مرتبہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تقسیم فرما رہے تھے۔ ایک شخص سامنے سے آکر آپ پر جھک پڑا۔ آپؐ نے اپنے ہاتھ کی لکڑی سے اسے کچوکہ دیا۔ وہ نکلا تو سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "آؤ اور بدلہ لے لو" اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں معاف کرتا ہوں" (۵۲)

۴۔ حضرت حسنؓ سے مروی ہے کہ:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شخص سے ملاقات ہوئی، جس نے صفرہ (پیلا) خضاب لگایا ہوا تھا۔ اس وقت آپ کے ہاتھ میں کھجور کی شاخ تھی۔ آپؐ نے اس سے کہا

اس پر ایک شخص نے کہا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی قصاص لو گے۔ اس پر اس نے کہا کہ اللہ نے کسی بھی شخص کی جلد کو میری جلد پر فضیلت نہیں دی ہے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطن مبارک کھول دیا۔ اور فرمایا کہ لو بدلہ لے لو۔ اس پر اس شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بطن مبارک کا بوسہ لے لیا اور کہا کہ میں یہ آپ کے لئے چھوڑتا ہوں کہ روز قیامت یہ میری شفاعت کرے۔ (۵۳)

۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

"ہم مسجد میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جب آپؐ کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے۔ ایک دن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے جب آپ مسجد کے درمیان میں پہنچے تو ایک شخص آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ کی چادر مبارک پکڑ کر پیچھے سے کھینچی۔ اور وہ چادر کھردری تھی، آپ کی گردن مبارک اس سے سرخ ہو گئی۔ اس نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ان دو اونٹوں کو غلہ سے بھر دیجئے، کیونکہ (یہ غلہ) نہ تو آپ نے اپنے پاس سے دینا ہے اور نہ ہی باپ دادا سے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نہیں میں اللہ تعالیٰ سے استغفار طلب کرتا ہوں، میں تجھے کبھی نہ دوں گا۔ جب تک تم اس گردن کے کھینچنے کا بدلہ نہ دو۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ یہی دہرایا۔ اور اعرابی یہی عرض کرتا رہا کہ میں بدلہ کبھی نہ دوں گا جب میں نے اعرابی کی یہ بات سنی تو ہم سب دوڑ کر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ میں اس شخص کو جس نے میری بات سنی قسم دیتا ہوں کہ کوئی شخص میری اجازت کے بغیر اس جگہ سے نہ جائے جب تک میں اجازت نہ دوں۔ پھر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا اس کے ایک اونٹ پر جو لاد دو، اور ایک اونٹ پر کھجور، اس کے بعد آپؐ نے لوگوں سے ارشاد فرمایا چلو۔ (۵۴)

جان کے بدلے جان ہی تقاضائے انصاف ہے:

۶۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ:

بنو نضیر، بنو قریظہ سے زیادہ باعزت خیال کئے جاتے تھے۔ اگر بنو قریظہ کا کوئی شخص بنو نضیر کے کسی

مار ڈالا تو وہ سو وسق کھجور کی دیت ادا کرتا۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو بنو نضیر نے بنو قریظہ کے ایک شخص کو قتل کر[...] انہوں نے کہا کہ اسے ہمارے سپرد کرو تاکہ ہم اسے (قصاص میں) قتل کریں۔ انہوں نے کہا ہمارے تمہارے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیصلہ کریں گے۔ چنانچہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے [...] آئے اور یہ آیات نازل ہوئیں۔

" وان حكمت فاحكم بينهم بالقسط " (المائدة : ۲۸)

اور اگر آپ فیصلہ کریں تو ان کے درمیان قسط سے فیصلہ کیجئے
(قسط جان کے بدلے جان کا حکم ہے۔)

پھر یہ آیت نازل ہوئی:۔

" افحكم الجاهلية يبغون " (۱) (المائدة ۸ : ۸۰)

(کیا یہ جاہلی حکم کے متلاشی ہیں)

قصاص کا فیصلہ:

۷۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ:

ایک یہودی نے ایک لڑکی سے اس کے زیور چھیننے کی خاطر جو وہ پہنے ہوئی تھی، پتھر سے قتل کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ لڑکی اس حالت میں لائی گئی کہ اس میں ابھی کچھ جان باقی تھی، آپؐ نے اس سے پوچھا کہ کیا تجھے فلاں نے قتل کیا ہے۔ اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا کہ نہیں۔ دوسری بار پوچھا تو اس نے اپنے سر کے اشارے سے کہا کہ نہیں۔ پھر تیسری بار آپ نے پوچھا (کہ کیا فلاں نے قتل کیا ہے) تو اس نے سر کے اشارے سے کہا کہ ہاں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو دو پتھروں سے قتل کرا دیا (۵۶)

۸۔ مرداس کا بیان ہے کہ:۔

ایک شخص نے دوسرے کو پتھر مار کر قتل کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قاتل لایا گیا۔ تو آپ نے اسے قصاص میں قتل کرنے کا حکم دیا (۵۷)

اعانتِ جرم قتل:

۹۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ:

عہد نبوتؐ میں ایک شخص نے دوسرے کو پکڑ لیا اور تیسرے شخص کو مار ڈالا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ قاتل کو قتل کیا جائے اور جس نے پکڑا ہے اسے قید میں رکھا جائے۔ (۵۸)

مقتول عورت کی دیت:

۱۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ:

بنو ہذیل کی دو عورتوں کے درمیان جھگڑا ہوگیا ان میں سے ایک نے دوسری کو پتھر مار کر اسے اور اس کے پیٹ میں موجود بچے کو ہلاک کر دیا۔ لوگ یہ معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ پیٹ میں موجود بچے کی دیت ایک غلام یا باندی کا آزاد کرنا ہے اور مقتول عورت کی دیت کی ادائیگی قاتلہ کے عاقلہ پر ہے۔ (۵۹)

غلام کو قتل کی سزا:

۱۱۔ عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ:

ایک شخص نے عمداً اپنے غلام کو قتل کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سو کوڑے مارے ایک سال کے لئے جلا وطن کر دیا۔ اور مسلمانوں کے وظائف میں سے اس کا حصہ ساقط کر دیا۔ نیز اسے حکم دیا کہ وہ ایک غلام آزاد کرے (۶۰)

۱۲۔ عکرمہ سے روایت ہے:

ایک انصاری شخص کو بنی عدی کے غلام نے قتل کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ ہزار دیت کی ادائیگی کا فیصلہ فرمایا۔

ان لوگوں کے بارے میں قرآن کریم کی یہ آیت نازل ہوئی:

[illegible] فیصلہ:

۱۳- زیادہ بن ضمیرہ نے اپنے باپ اور دادا سے روایت کیا ہے کہ:

ان کے باپ اور دادا جنگ حنین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ محلم بن جثامہ لیثی نے زمانہ اسلام میں (اشجع قبیلے) کے ایک شخص کو قتل کر دیا۔ یہ دیت کا وہ پہلا مقدمہ تھا جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا۔

عیینہ نے اشجعی کے قتل کے بارے میں گفتگو کی' کیونکہ وہ بنو غطفان کے تھے اور اقرع بن حابس نے محلم کی طرف سے گفتگو کی اس لئے کہ وہ خندف (قبیلے) کے تھے۔

اس موقعہ پر آوازیں بلند ہوئیں اور خوب جھگڑا ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیینہ کیا تم دیت قبول نہیں کرو گے۔ عیینہ نے کہا نہیں' قسم بخدا میں دیت نہیں لوں گا۔ یہاں تک اس کی عورتوں کو بھی وہی صدمہ اور رنج پہنچے جو میری عورتوں کو پہنچا ہے اس پر پھر آوازیں بلند ہوئیں' اور خوب جھگڑا اور شور ہوا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کہ اے عیینہ کیا تم دیت قبول نہیں کرو گے۔ مگر عیینہ نے پھر وہی بات دہرائی۔

اس موقعہ پر مکتیل نامی بنو لیث کا ایک شخص کھڑا ہوا۔ اور وہ ہتھیار لگائے ہوئے تھا اور اس کے ہاتھ میں سپر تھی۔ اس نے عرض کی' یا رسول اللہ! اس شخص (محلم) کے آغاز اسلام میں (قتل) کی مثال ایسی ہے جیسے پہلے آنے والی بکریوں کو تیر مارا جائے تو بعد میں آنے والی بکریاں بھی بھاگ کھڑی ہوں' آج ایک طریقہ نکالیے' اور کل اس کو بگاڑیے۔

بہر حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ پچاس (اونٹ دیت کے) ابھی دیئے جائیں۔ اور پچاس ہمارے مدینہ پہنچنے پر دیئے جائیں۔ یہ واقعہ سفر کے دوران پیش آیا تھا۔

محلم (قاتل) گندمی رنگ کا طویل شخص تھا۔ لوگوں کے کنارے بیٹھا تھا۔ (قصاص سے) چھوٹ گیا۔ تو [وہ] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آکر بیٹھ گیا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے' اس نے [عر]ض کی' یا رسول اللہ! میں نے گناہ کیا ہے جس کی آپ کو اطلاع ملی ہے' اب میں توبہ کرتا ہوں۔ آپ اللہ [سـ]ـے میری مغفرت کے لیے دعا کیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے آغاز اسلام میں اپنے ہتھیاروں سے اس شخص کو قتل کر دیا۔ آپؐ نے بلند آواز سے کہا کہ اے اللہ محلم کی مغفرت نہ فرما۔

ابو سلمہ (راوی) نے یہ اضافہ کیا۔ اس کے بعد محلم چادر کے کنارے سے اپنے آنسو پونچھتا ہوا کھڑا ہو گیا۔

ابن اسحٰق کہتے ہیں کہ اس (محلم) کی قوم کے لوگ کہتے ہیں کہ بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مغفرت کی دعا فرمائی تھی (۶۲)

قصاص معاف کرنے کی فہمائش:

۱۴- علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں ایک شخص دوسرے کو تسمہ سے کھینچتا ہوا آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے میرے بھائی کو مار ڈالا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے اسے قتل کر دیا ہے؟ وہ بولا اگر یہ اقرار نہیں کرے گا تو میں اس پر گواہ لاؤں گا' تب وہ بولا بے شک میں نے اسے قتل کیا ہے۔ آپ نے فرمایا تو نے اسے کیوں قتل کیا؟ وہ بولا میں اور یہ دونوں درخت کے پتے جھاڑ رہے تھے' اتنے میں اس نے مجھے گالی دی' مجھے غصہ آیا' میں نے کلہاڑی اس کے سر پر مار دی وہ مرگیا' آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ تیرے پاس کچھ مال ہے' جو اپنی جان کے عوض دے دے' وہ بولا میرے پاس کچھ نہیں سوائے اس کملی اور کلہاڑی کے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تیری قوم کے لوگ تجھے چھڑا لیں گے؟ وہ بولا میری قوم میں میری اتنی وقعت نہیں ہے۔ آپؐ نے وہ تسمہ مقتول کے وارث کی طرف پھینک دیا' اور فرمایا کہ اسے لے جا' وہ لے کر چل دیا' جب اس نے پشت پھیری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ اس کو قتل کرے گا تو اسی کی طرح ہو جائے گا' یہ سن کر وہ لوٹا اور عرض کیا' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا اگر میں اسے قتل کروں گا تو میں اسی کے برابر ہوں گا' اور میں نے تو اسے آپ کے حکم سے پکڑا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کیا تو نہیں چاہتا کہ وہ تیرا اور تیرے ساتھی کا بھی گناہ سمیٹ لے' وہ بولا یا نبی اللہ ایسا ہوگا' فرمایا ہاں' وہ بولا اگر ایسا ہو تو اچھا ہے اور اس کا تسمہ پھینک دیا' اور اسے چھوڑ دیا (۶۳)

ایک شخص نے کسی کی کلائی پر تلوار ماری اور جوڑ کے علاوہ جگہ کاٹ دی۔ مضروب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دعویٰ کیا' آپ نے دیت کی ادائیگی کا حکم فرمایا۔ اس شخص نے کہا کہ

فیصلہ نہیں فرمایا۔ (۶۴)

واقدی کا بیان ہے کہ :

مجذر بن زیاد کو حارث بن سوید نے قتل کر دیا۔ واقعہ یہ ہوا کہ زمانہ جاہلیت میں مجذر بن زیاد نے سوید بن صامت کو قتل کر دیا تھا' جب رسول اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو حارث بن سوید اور مجذر بن زیاد اسلام لے آئے۔ دونوں جنگ بدر میں شریک ہوئے' وہاں حارث بن سوید مجذر کی تاک میں رہا تاکہ اپنے باپ کے قتل کے بدلے میں مار ڈالے' مگر اس وقت موقعہ نہیں ملا۔

جنگ احد کے موقعہ پر جب تمام مسلمان اس مہم کے لئے نکلے تو حارث اچانک مجذر کے پیچھے پہنچا' اور اسے قتل کر دیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ واپس آئے اور پھر حمراء الاسد چلے گئے۔ واپسی پر جبریل علیہ السلام نے آپ کو اطلاع دی کہ حارث بن سوید نے مجذر بن زیاد کو دھوکہ سے قتل کر دیا ہے' اور حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ کو (بذریعہ وحی) اس کے قتل کی اطلاع دی ہے۔

رسول اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر قبا پہنچے' اور حارث کو دیکھ کر آپ نے عویم بن ساعدہ کو بلایا' اور فرمایا ... حارث نے مجذر بن زیاد کو احد کے دن دھوکہ سے قتل کر دیا تھا' وہ باب مسجد پر پہنچا ہے' تم جاؤ اور ... کی گردن اڑا دو' حارث نے کہا کہ مجھے پہلے اللہ کے رسول سے بات کرنے دو عویم نے انکار کیا' مگر وہ ... کھینچتے ہوئے رسول اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سوار ... کے لئے تیار ہو چکے تھے۔ حارث نے کہنا شروع کیا: اے اللہ کے رسول قسم بخدا میں نے اسے قتل ...' لیکن میرا اسے قتل کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں اسلام سے پلٹ گیا ہوں' یا مجھے اس میں ... ہو گیا ہے۔ بلکہ شیطانی حمیت نے مجھ پر غلبہ پالیا' اور میں نے یہ کام اپنے ذمہ لے لیا تھا' اب میں اللہ ... رسول کے روبرو اللہ سے توبہ کرتا ہوں' اور اس کی دیت ادا کرتا ہوں۔

... شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی رکاب تھامے ہوئے تھا۔ اور مجذر کے لڑکے بھی ... تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کچھ نہیں فرمایا جب اس شخص کی بات مکمل ہو گئی تو ... نے فرمایا' اے عویم آگے بڑھو! اور اس کی گردن اڑا دو۔ چنانچہ اس کی گردن اڑا دی۔ (۶۵)

... مقتول کی میراث میں حصہ نہیں ہے :

... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ :

قاتل مقتول کا وارث نہیں ہوتا۔ خواہ قاتل کے سوا مقتول کا کوئی اور وارث نہ ہو اور خواہ قاتل مقتول کا بیٹا یا اس کا والد ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فیصلہ فرمایا' کہ "قاتل کو میراث نہیں ملے گی" اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ مسلمانوں کو کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔ (۶۶)

زخم میں بیت المال سے معاوضہ کی ادائیگی :

۱۶۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو جہم بن حذیفہ کو صدقات کی وصولی کے لئے روانہ کیا وہاں ان کا ایک شخص سے جھگڑا ہو گیا جس کو ابو جہم نے مارا تو اس کے سر پر چوٹ آگئی۔ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور قصاص کا مطالبہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں اتنا (مال) مل جائے گا۔ مگر وہ راضی نہ ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا اتنا مال لے لو' تو وہ راضی ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں شام کو لوگوں سے خطاب کروں گا۔ اور انہیں تمہاری رضامندی سے مطلع کروں گا۔ انہوں نے کہا جی ہاں!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا' اور فرمایا کہ بنو لیث کے یہ لوگ میرے پاس قصاص کا مطالبہ لے کر آئے تھے' میں نے انہیں اتنے مال کی پیش کش کی جس پر یہ راضی ہو گئے۔ آپ نے ان سے مخاطب ہو کر دریافت کیا کیا تم راضی ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ نہیں' اس پر مہاجرین نے انہیں سزا دینے کا ارادہ کیا' مگر آپ نے روک دیا' جس پر وہ باز رہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ان لوگوں کو بلایا' اور ان کو دیئے جانے والے مال میں مزید اضافہ کر کے دریافت کیا کہ کیا راضی ہو انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ میں لوگوں کو خطبہ دوں گا' اور انہیں تمہاری رضامندی کی خبر دوں گا' انہوں نے کہا کہ درست ہے۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور اس سے دریافت کیا کہ تم راضی ہو انہوں نے کہا جی ہاں۔ (۶۷)

قتل خطا کی دیت :

۱۷۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل خطا میں بیس بنت مخاض (دو سالہ) اونٹنیاں بیس بنو مخاض (دو

سالہ اونٹ) بیس بنت لبون' (تین سال اونٹنیاں) بیس حقہ (چار سالہ اونٹ) بطور دیت دیئے جانے کا فیصلہ
رمایا۔ (۶۸)

مان کا فیصلہ:

۔ ایک انصاری شخص نے بیان کیا:

سہل بن ابی حثمہ نے بیان کیا کہ ان کی قوم کے کچھ لوگ خیبر گئے جہاں وہ جدا جدا ہوگئے۔ بعد میں
وں نے اپنے ایک شخص کو مقتول پایا' انہوں نے ان لوگوں سے جن میں مقتول پایا گیا تھا کہا کہ تم نے
ے ساتھی کو قتل کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نہ ہم نے قتل کیا ہے اور نہ ہم قاتل کو جانتے ہیں۔ یہ لوگ
ول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم خیبر گئے وہاں
نے اپنے ایک فرد کو مقتول پایا۔ آپؐ نے فرمایا کہ بڑا بات کرے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے پاس قاتل کے خلاف ثبوت موجود ہے۔ انہوں نے
کہ ہمارے پاس ثبوت نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر وہ (مدعی علیہم) قسم کھائیں
' انہوں نے کہا کہ ہم یہود کی قسموں پر راضی نہیں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کے
کے رائیگاں جانے کو ناپسند کیا' اور صدقات کے اونٹوں میں سے سو اونٹ دیت ادا کی۔ (۶۹)

سہل بن حثمہ اور رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ:

محیصہ بن مسعود اور عبد اللہ بن سہل خیبر گئے' اور کسی نخلستان میں علیحدہ ہوگئے۔ عبد اللہ بن سہل
قتل کر دیئے گئے۔ انہوں نے یہود پر الزام لگایا' ان کے بھائی عبدالرحمٰن اور ان کے دونوں چچا زاد
حویصہ اور محیصہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ عبدالرحمٰن نے اپنے (مقتول) بھائی کے
ے میں بات شروع کی' مگر وہ ان سب سے چھوٹے تھے۔ اس بناء پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
بڑا گفتگو کرے۔ اس پر ان دونوں (حویصہ اور محیصہ) نے بات کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رمایا کہ تم میں سے پچاس آدمی ان کے کسی شخص کے (قاتل ہونے) کے بارے میں قسمیں کھائیں' تو
ے سپرد کر دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے دیکھا نہیں ہے' تو ہم کیوں کر قسمیں کھائیں' آپؐ
یا کہ پھر یہود کے پچاس افراد قسمیں کھا کر اپنی برأت کا اظہار کریں گے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ یا
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو کافر ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقتول کی) دیت

پر دیت کا فیصلہ:

۲۰۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ:

ایک خاتون ام حارثہ جو ربیع کی بہن تھی۔ انہوں نے کسی شخص کو زخمی کر دیا۔ یہ معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پیش ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ "قصاص قصاص" ام ربیع بولیں یا رسول اللہ! کیا ان خاتون سے بھی قصاص لیا جائے گا' اللہ کی قسم ان سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سبحان اللہ! اے ام ربیع قصاص اللہ کا حکم ہے۔ اس پر انہوں نے پھر وہی کہا' اللہ کی قسم ان سے کبھی بھی قصاص نہیں لیا جائے گا۔ وہ اسی طرح بضد رہیں یہاں تک کہ مضروب کے لوگ دیت لینے پر راضی ہوگئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے بعض نیک بندے ایسے ہوتے ہیں کہ اگر وہ کسی معاملہ میں اللہ کی قسم کھالیں تو اللہ اسے پوری کر دیتا ہے۔ (۷۱)

بیوی کا شوہر سے قصاص کا مطالبہ:

۲۱۔ حسنؒ سے روایت ہے کہ:

ایک شخص نے اپنی بیوی کے تھپڑ مار دیا' وہ قصاص کا مطالبہ لے کر آئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم دے دیا۔ اس پر وحی نازل ہوئی۔

"ولا تعجل بالقرآن من قبل ان یقضی الیک وحیہ" (طٰہٰ: ۱۱۴)

(قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کیا کرو جب تک تمہاری طرف اس کی وحی تکمیل کو نہ پہنچ جائے)

اور یہ آیت نازل ہوئی

"الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ بعضہم علی بعض" (النساء: ۳۴) (۱)

(مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس بنا پر اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے) (۷۲)

تھپڑ مارنے پر قصاص:

۲۲۔ حکم سے روایت ہے کہ:

عباسؓ بن عبد المطلب نے ایک شخص کو تھپڑ مارا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ دیا کہ

مضروب قصاص لے لے۔ مگر اس نے معاف کر دیا (۷۳)

۲۳- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ:

بنت نضر نے ایک لڑکی کے تھپڑ مارا جس سے اس کے دو دانت ٹوٹ گئے' یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس آئے' تو آپؐ نے قصاص کا حکم دیا (۷۴)

دفاع میں کیے گئے اقدام پر دیت نہیں ہے:

۲۴- حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ:

ایک شخص نے کسی کے ہاتھ پر کاٹا' اس نے اپنا ہاتھ اس کے منہ میں سے کھینچا' تو اس کے سامنے

کے دو دانت ٹوٹ گئے۔ یہ لوگ اپنا جھگڑا لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے' تو آپ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک اپنے بھائی کے ہاتھ کو اونٹ کی طرح چباتا ہے! تیرے لئے کوئی

دیت نہیں ہے۔ (۷۵)

قصاص کے لئے زخم کے اچھا ہونے کا انتظار:

۲۵- یزید بن مرکافہ کا بیان ہے کہ:

ایک شخص نے کسی کی ٹانگ میں سینگ مار دیا' وہ (مضروب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

قصاص کا مطالبہ لے کر آیا۔ آپؐ نے فرمایا انتظار کرو' وہ پھر دوبارہ اور سہ بارہ آیا' آپؐ نے اُسے قصاص

دلوا دیا۔ ضارب کا پیر ٹھیک ہو گیا مگر مضروب کا شل ہو گیا' وہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا

اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے قصاص دلائیے۔ آپؐ نے فرمایا اب کچھ نہیں ہے۔ میں

نے تم سے پہلے ہی کہا تھا کہ انتظار کرو مگر تم نے انتظار نہ کیا۔ (۷۶)

زخموں میں دیت کی ادائیگی کا فیصلہ:

۲۶- عبداللہ بن ابی بکر اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماموسہ زخم میں ایک تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا (۷۷)

۲۷- معمر' عبداللہ بن ابی بکر سے' وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ:

۲۸- زہری کا بیان ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آمہ زخم میں ایک تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا۔ (۷۹)

۲۹- مکحول کا بیان ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منقلہ زخم پر پندرہ اونٹوں کی دیت کی ادائیگی کا فیصلہ فرمایا۔ (۸۰)

۳۰- حضرت عمرو بن شعیبؓ سے روایت ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موضحہ زخم پر پانچ اونٹ دیت کا فیصلہ فرمایا۔ (۸۱)

اعضاء کی دیت کا فیصلہ:

۳۱- عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھ کی ایسی ضرب پر جس میں آنکھ باقی رہے' اور بینائی جاتی رہے' ایک تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا (۸۲)

۳۲- زہری کا بیان ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں کے اتلاف اور دونوں پیروں کے اتلاف پر پوری دیت کا فیصلہ فرمایا (۸۳)

۳۳- عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ انگلیوں اور دانتوں کی دیت برابر ہے (۸۴)

۳۴- ابن طاؤس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانت میں پانچ اونٹوں کی دیت کا فیصلہ فرمایا (۸۵)

۳۵- عکرمہ سے روایت ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری ناک کے کاٹے جانے پر پوری دیت اور ہمنگی کے کاٹے جانے پر نصف دیت کی ادائیگی کا فیصلہ فرمایا۔ (۸۶)

۳۶- مجاہد کا بیان ہے کہ:

پشت اگر اس طرح توڑ دی جائے کہ اس کی قوت جاتی رہے تو پوری دیت اور اگر قوت ختم نہ ہو تو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں (کے قطع) پر دس اونٹ دیت کا فیصلہ فرمایا(۸۸)

۳۸- زہری کا بیان ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کے قطع کرنے پر پوری دیت کا فیصلہ فرمایا- (۸۹)

باب: ۴

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فیصلے:

حضرت ابوبکرؓ نے اپنی ذات کو قصاص کے لئے پیش کیا:

۱۔ طارق بن شہاب کا بیان ہے کہ:

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کسی شخص کو تھپڑ مارا۔ جس پر کسی نے کہا کہ یہ ہم نے نہیں دیکھا کہ کچھ نہ دیں اور ماریں۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ یہ شخص میرے پاس لینے آیا میں نے اس کو دیا' میں نے جو کچھ دیا اس نے اسے جا کر فروخت کر دیا۔ میں نے قسم کھائی کہ میں اسے نہیں دوں گا۔ پھر آپؓ نے اس شخص سے کہا کہ تم قصاص لے لو لیکن اس نے معاف کر دیا۔ (۹۰)

زخموں پر دیت کا فیصلہ:

۲۔ حضرت عمرو بن شعیب کا بیان ہے کہ:

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے پیٹ کے اس زخم میں جو اندر تک پہنچ جائے دو تہائی دیت کا فیصلہ کیا اور فرمایا کہ درحقیقت یہ دو جائفہ زخم ہیں۔ (۹۱)

۳۔ حضرت ابن المسیبؒ کا بیان ہے کہ:

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ایسے جائفہ زخم میں جو دونوں جانب سے خصیتین تک پہنچ جائے دو تہائی دیت کا فیصلہ کیا۔ (۹۲)

۴۔ عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ:

حضرت ابوبکرؓ نے پلکوں کے ایسے زخم میں جس میں بال جاتے رہیں دو موضحہ زخم کی دیت کے برابر یعنی دس اونٹ کی ادائیگی کا فیصلہ فرمایا۔ (۹۳)

۵۔ حضرت عمرو بن شعیب کا بیان ہے کہ:

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بھنوؤں پر آنے والی ایسی چوٹ میں جس میں بال جاتے رہیں فیصلہ دیا۔ آپ نے بھنوؤں پر دو موضحہ زخم کے برابر دس اونٹ دیت کا فیصلہ دیا۔ (۹۴)

کان کی دیت:

۶۔ ابن طاؤس اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ:

کان کی دیت کے بارے میں سب سے پہلے حضرت ابوبکرؓ نے فیصلہ کیا۔ چنانچہ کان کے اس طرح قطع

' پندرہ اونٹ دیت کی ادائیگی کا فیصلہ فرمایا۔ (۹۵)

تادہ کا بیان ہے کہ :

کان اگر جڑ سے اکھاڑ دیا جائے تو نصف دیت ہے۔ کان کا جس قدر حصہ قطع ہو وہ اسی حساب سے ہو
ر پیائش کاغذ سے کی جائے۔

تادہ کہتے ہیں کہ :

اگر کان کی سماعت جاتی رہے تو نصف دیت ہے اور حضرت ابوبکرؓ نے کان کی ایسی چوٹ میں جس میں
جاتی رہے پندرہ اونٹ دیت ادائیگی کا فیصلہ کیا۔ (۹۶)

کے قطع پر دیت:

بن ماجدہ کا بیان ہے کہ :

ا ایک غلام سے جھگڑا ہوا میں نے اس کی ناک کاٹ دی۔ مجھے حضرت ابوبکرؓ کے پاس لے جایا گیا۔
ابوبکرؓ نے قصاص نہیں لیا بلکہ میرے عاقلہ پر دیت کی ادائیگی کا فیصلہ فرمایا۔(۹۷)

کے قطع پر دیت:

ن شعیب کا بیان ہے کہ :

ت ابوبکرؓ نے پوری زبان کے کاٹے جانے پر پوری دیت اور کچھ حصہ اس طرح کاٹے جانے پر کہ
ل سکتا ہو' نصف دیت کا فیصلہ دیا۔ (۹۸)

کے قطع کیے جانے پر دیت:

ن شعیب سے روایت ہے کہ :

ت ابوبکر نے دونوں ہونٹوں کے قطع کیے جانے پر مکمل دیت سو اونٹ کا فیصلہ فرمایا۔ (۹۹)

ضرب پر دیت کا فیصلہ:

بیان ہے کہ :

اس طرح ٹوٹنے پر کہ اولاد ہو سکے' نصف دیت کا فیصلہ فرمایا۔ (۱۰۰)

پستان کے قطع پر دیت:

۱۲۔ عمرو بن شعیب کا بیان ہے کہ :

حضرت ابوبکرؓ نے مرد کے پستان کی گھنڈی قطع کرنے پر پانچ اونٹ دیت کا فیصلہ فرمایا اور آپ نے عورت کے اس طرح کے قطع پر دس اونٹ کا فیصلہ فرمایا۔ اور آپ نے عورت کے پورے پستان کے قطع پر پندرہ اونٹ دیت کی ادائیگی کا فیصلہ فرمایا۔(۱۰۱)

ذکر کے قطع پر دیت

۱۳۔ عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ :

حضرت ابوبکرؓ نے ذکر کے قطع کرنے پر پوری دیت یعنی سو اونٹ کا فیصلہ فرمایا۔ (۱۰۲)

باب:۵

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فیصلے

جرم قتل پر پھانسی کی سزا:

ا۔ عبدالرحمن بن خلاد انصاری سے روایت ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر جمعہ کو حضرت ام ورقہ بنت عبداللہ بن الحارث سے ملاقات کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ انہوں نے بدر کے موقعہ پر عرض کی اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے اجازت دیں کہ میں آپ کے ساتھ جنگ میں شریک ہوں' آپ کے مریضوں کی تیمارداری کروں' اور زخمیوں کی دوا کروں' شاید اللہ تعالیٰ شہادت نصیب فرمائے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا انتظار کریں' اللہ آپ کو شہادت نصیب فرمائے گا۔ ان کی ایک باندی اور ایک غلام تھا' انہوں نے دونوں کو اپنی موت کے بعد آزاد قرار دے دیا تھا۔ انہیں ان کی موت کا انتظار طویل معلوم ہوا' اور دونوں نے ان کو چادر میں لپیٹ کر گلا گھونٹ دیا' اور وہ مر گئیں اور یہ دونوں فرار ہو گئے۔ اس موقع پر حضرت عمرؓ نے لوگوں سے خطاب کیا' اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام ورقہؓ سے ملنے جایا کرتے تھے' اور فرمایا کرتے تھے کہ ہم شہیدہ کی زیارت کے لئے چلتے ہیں۔ ان کی باندی اور غلام نے انہیں گلا گھونٹ کر مار دیا ہے' اور فرار ہو گئے ہیں۔ کوئی شخص ان دونوں کو پناہ نہ دے' اور جس کو مل جائیں وہ پکڑ کر لے آئے' آپؓ نے ان دونوں کو پھانسی دی' اور یہ اسلام میں پہلے افراد تھے' جنہیں پھانسی کی سزا دی گئی۔ (۱۰۳)

ایک شخص کے قتل کے قصاص میں متعدد افراد کا قتل:

۲۔ حکیم صنعانی نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ:

صنعا میں ایک عورت کا شوہر سفر پر چلا گیا' اور عورت کے پاس اپنی دوسری بیوی کا لڑکا چھوڑ گیا' اس لڑکے کا نام اصیل تھا۔ بعد میں اس عورت نے کسی مرد سے دوستی کر لی اور اس سے کہا کہ یہ لڑکا ہمیں رسوا کر دے گا۔ اس لئے تم اسے قتل کر دو۔ اس نے انکار کیا' تو اس عورت نے اسے اپنے قریب نہیں آنے دیا' جس پر وہ تیار ہو گیا۔ اور اس شخص نے اور ایک دوسرے شخص نے' اس عورت نے اور اس کی خادمہ نے مل کر اس لڑکے کو قتل کر دیا اس کے اعضاء قطع کر کے اسے چمڑے کے ایک تھیلے میں رکھا' اور بستی کے باہر کسی گڑھے میں جس میں پانی نہیں تھا پھینک دیا۔

اس کے بعد اس عورت نے رونا شروع کر دیا اور لوگ جمع ہو گئے اور سب اس لڑکے کی تلاش میں

ہو گئی' اس پر اس شخص کو لے جا کر قید کر دیا گیا۔ اور لڑکے کی لاش نکال لی گئی۔

اس شخص کو پکڑا گیا' تو اس نے اعتراف کر لیا' بعدازاں اس عورت نے اور اس دوسرے مرد اور خادمہ نے بھی اعتراف کر لیا۔

اس زمانے میں یعلی صنعاء کے امیر تھے' انہوں نے حضرت عمرؓ کو اس مقدمہ کی تفصیل تحریر کی' تو حضرت عمرؓ نے ان سب کے قتل کر دینے کا حکم تحریر کیا' اور فرمایا کہ اگر صنعاء کے تمام لوگ جمع ہو کر اسے قتل کرتے تو میں سب کو قتل کر دیتا۔(۱۰۴)

قاتل کو مقتول کے ورثاء کے سپرد کر دینا:

۳۔ ابراہیم کا بیان ہے کہ:

قبیلہ بکر بن وائل کے ایک شخص نے حیرہ کے ایک شخص کو قتل کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے تحریر فرمایا کہ قاتل کو مقتول کے ورثاء کے سپرد کر دیا جائے' تاکہ وہ چاہیں تو قتل کر دیں' اور چاہیں تو معاف کر دیں' اس پر قاتل کو مقتول کے ولی جس کا نام حنین تھا' کے سپرد کر دیا گیا' اور اس نے قاتل کو قتل کر دیا۔

اس کے بعد حضرت عمرؓ نے تحریر کیا' کہ اگر قاتل کو ابھی تک قصاص میں نہ قتل کیا گیا ہو تو قتل نہ کیا جائے۔ جس سے لوگوں نے سمجھا کہ حضرت عمرؓ کا مقصد یہ تھا کہ مقتول کے ورثاء کو دیت پر راضی کر لیا جائے۔(۱۰۵)

عورت کے قصاص میں مرد کا قتل:

۴۔ ر ، کا بیان ہے کہ:

حضرت عمرؓ نے عورت کے قصاص میں مرد کو قتل کیا۔ (۱۰۶)

امور خلافت کی انجام دہی میں نقصان پر دیت کی ادائیگی:

۵۔ حسن سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک عورت کو جس کا شوہر کہیں گیا ہوا تھا' اور اس کے یہاں لوگوں کی آمد و رفت تھی' بلوایا' اس نے کہا کہ عمر کو مجھ سے کیا کام۔ وہ ابھی راستہ ہی میں تھی کہ اس کو درد اٹھنا شروع ہو گیا' وہ ایک گھر میں داخل ہوئی' وہاں اس کا بچہ ساقط ہو گیا' اور چیخ مار کر مر گیا۔

آپ والی اور موٴدب ہیں' حضرت علیؓ خاموش رہے' حضرت عمرؓ حضرت علیؓ کی جانب متوجہ ہوئے اور ان سے پوچھا کہ آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت علی نے فرمایا کہ اگر یہ حضرات اپنی رائے کا اظہار کر رہے ہیں تو یہ رائے غلط ہے' اور اگر انہوں نے یہ بات آپ کی خاطر کہی ہے تو انہوں نے حق نصیحت ادا نہیں کیا۔ میری رائے یہ ہے کہ آپ کے ذمہ دیت ہے کیونکہ آپ نے اسے ڈرا دیا جس سے اس کا حمل ساقط ہو گیا۔

حضرت عمرؓ نے حکم دیا کہ کیونکہ یہ واقعہ خطأً ہوا ہے' اس لئے قریش سے دیت دلوائی جائے(۱۰۷)

عمال حکومت سے قصاص:

۶۔ زید بن وہب کا بیان ہے کہ:

حضرت عمرؓ دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور لبیک لبیک کہتے ہوئے باہر آئے' لوگوں نے دریافت کیا کہ کیا ہوا' کسی نے بتایا کہ آپ کے پاس کسی علاقے کے امیر کا خط آیا ہے' کہ (لشکر اسلام کے راستے میں) ایک نہر تھی۔ کوئی کشتی موجود نہ تھی۔ امیر لشکر نے حکم دیا کہ کسی ایسے شخص کو تلاش کرو جو نہر کی گہرائی بتا سکے۔

ایک بوڑھا شخص لایا گیا۔ اس نے کہا مجھے سردی لگنے کا اندیشہ ہے' یہ سردی کا موسم تھا' امیر نے اسے نہر میں جانے پر مجبور کیا' وہ پانی میں سردی برداشت نہ کر سکا' اور اس نے آواز دی' اے عمر! اور وہ غرق ہو گیا۔

حضرت عمرؓ نے اس امیر کو تحریر کیا کے میرے پاس پہنچو' وہ کچھ دن ٹھہرا' حضرت عمرؓ جس شخص پر ناراض ہوتے وہ آپ کے سامنے حاضری سے گریز کرتا۔ حضرت عمرؓ نے استفسار کیا کہ اس شخص کا کیا قصور تھا' جس کو آپ نے مار دیا۔ اس نے کہا کہ امیرالمومنین میرا یہ ارادہ نہ تھا۔ ہمارے پاس نہر عبور کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا۔ اور ہم پانی کی گہرائی معلوم کرنا چاہتے تھے۔ اس کے بعد امیر نے فتوحات کی تفصیل بتائی۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ایک مسلم فرد مجھے ان تمام فتوحات سے زیادہ عزیز ہے۔ اگر سنت اجازت دیتی تو میں تمہیں قصاص میں قتل کر دیتا۔ اب یہ ہے کہ تم مقتول کے وارثوں کو دیت ادا کرو' اور میرے پاس

...ماد کی کسی مہم میں ایک شخص حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے ساتھ تھا' جب غنیمت ملی تو حضرت ابو موسیٰ
...ؓ نے اسے غنیمت میں سے کچھ حصہ دیا' لیکن پورا نہیں دیا۔ اس نے کہا کہ میں پورا لوں گا۔ حضرت
...یٰ نے اسے بیس کوڑے مارے اور اس کا سر منڈوایا' اس نے بال جمع کئے' اور یہ بال لے کر حضرت
...ے پاس آیا' اور ان کے سامنے رکھ دیئے۔
حضرت عمرؓ نے دریافت کیا کہ کیا واقعہ پیش آیا اس نے اپنا تمام واقعہ سنایا۔
حضرت عمرؓ نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو تحریر کیا کہ :
...السلام علیکم' فلاں شخص نے مجھے پورا واقعہ سنایا ہے۔ میں قسم دیتا ہوں کہ اگر تم نے اس کے ساتھ یہ
...ے لوگوں کے درمیان کیا ہے تو آپ لوگوں کے درمیان بیٹھیں اور اسے قصاص دیں' اور اگر لوگوں کی
...جودگی میں ایسا ہوا ہے تو اسی طرح قصاص دو۔
حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو یہ خط ملا' وہ قصاص دینے کے لئے تیار ہو گئے مگر اس شخص نے کہا کہ میں
...پ کو اللہ کے لئے معاف کیا(۱۰۹)

...کحول کا بیان ہے کہ :

حضرت عبادۃ بن صامتؓ نے بیت المقدس میں کسی نبطی سے کہا کہ ان کے سواری کے جانور کی رسی
...ے' اس نے انکار کیا' تو انہوں نے اسے مار کر زخمی کر دیا۔ اس نبطی نے حضرت عمرؓ کے یہاں شکایت
...ضرت عمرؓ نے دریافت کیا کہ تم نے ایسا کیوں کیا۔؟ عبادہ نے کہا کہ میں نے اسے اپنے سواری کے
...ی رسی تھامنے کے لئے کہا' اس نے انکار کیا' مجھے غصہ آگیا' اور میں نے اس کو مارا۔ حضرت عمرؓ نے
...۔ پھر آپ قصاص کے لئے بیٹھیں حضرت زیدؓ بن ثابت نے کہا کہ کیا آپ اپنے بھائی سے غلام کا
...ں لیں گے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے قصاص ترک کر دیا' اور دیت کی ادائیگی کا فیصلہ کیا۔ (۱۱۰)

...ی قاتل کا حکم :

...ن ابی بردہ کا بیان ہے کہ :
...ایک مسلمان شخص نے شام میں کسی ذمی کو قتل کر دیا۔ یہ معاملہ حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح کے سامنے

ذمی کے قتل پر دیت مغلظہ :

۱۰۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے لوگوں کے سامنے بیان کیا کہ :
کسی شخص نے شام میں کسی ذمی کو قتل کر دیا' حضرت عمرؓ بھی اس وقت شام میں موجود تھے۔ جب آپ کے پاس یہ معاملہ پہنچا تو آپ نے فرمایا تم لوگوں نے ذمیوں کے ساتھ زیادتی کی ہے' میں ضرور اس ذمی کے بدلے میں قاتل کو قتل کروں گا۔ ابو عبیدۃ بن الجراح نے کہا کہ آپ کے لئے ایسا کرنا درست نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ نے نماز پڑھی' پھر ابو عبیدہ کو بلایا اور ان سے دریافت کیا کہ آپ نے کس بناء پر یہ کہا کہ میں قاتل کو قصاص میں قتل نہ کروں۔ ابو عبیدہ نے کہا کہ اگر کوئی شخص اپنے غلام کو قتل کرے تو آپ قصاص لیں گے؟ حضرت عمرؓ خاموش ہو گئے' اور ایک ہزار دینار کی دیت مغلظہ کا فیصلہ صادر کیا۔(۱۱۲)

تعذیب کی سزا :

۱۱۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ :
ایک باندی حضرت عمرؓ کے پاس آئی' اور اس نے شکایت کی کہ اس کے مالک نے اس پر تہمت لگائی اور اسے آگ پر بیٹھا دیا۔ حضرت عمرؓ نے دریافت کیا کہ کیا اس نے تمہاری کوئی بات دیکھی تھی' اس نے کہا کہ نہیں! آپ نے پوچھا کہ تم نے اس کے سامنے کوئی اعتراف کیا ہے' اس نے کہا نہیں۔
حضرت عمرؓ نے حکم دیا کہ اس شخص کو میرے پاس لایا جائے۔ جب حضرت عمرؓ نے اسے دیکھا تو اس سے کہا کہ کیا تم اللہ کے عذاب جیسا عذاب دیتے ہو۔ اس نے کہا امیرالمومنین ' مجھے اس کے بارے میں شبہ تھا۔ آپ نے پوچھا کہ کیا تم نے کوئی بات دیکھی ' اس نے کہا کہ نہیں! آپ نے دریافت کیا کہ کیا اس نے تمہارے سامنے کسی بات کا اعتراف کیا ہے؟ اس نے کہا نہیں!
حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نہ سنا ہوتا کہ مالک سے غلام کا اور والد سے بیٹے کا قصاص نہیں لیا جاتا تو میں تم سے اس عورت کا قصاص لیتا۔

وارثوں میں سے کسی ایک کا معاف کر دینا:

۱۲۔ قتادہ کا بیان ہے کہ:

ایک قاتل حضرت عمرؓ کے پاس لایا گیا' مقتول کے ورثاء بھی موجود تھے' جن میں سے کسی ایک نے قاتل کو معاف کر دیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بھی مجلس میں موجود تھے' حضرت عمر نے ان سے دریافت کیا' انہوں نے کہا کہ قاتل قصاص سے محفوظ ہو گیا۔ حضرت عمرؓ نے ان کا شانہ تھپتھپایا' اور فرمایا کہ علم کا لبریز چشمہ ہے۔ (۱۱۳)

۱۳۔ ابراہیم کا بیان ہے کہ:

ایک شخص نے عمداً کسی کو قتل کر دیا' مقتول کے وارثوں میں سے کسی ایک نے معاف کر دیا' یہ معاملہ حضرت عمرؓ کے سامنے پیش ہوا' آپ نے حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے دریافت کیا کہ آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اے امیرالمومنین آپ بہتر سمجھتے ہیں۔ میری رائے یہ ہے کہ اگر وارثوں میں سے کوئی معاف کر دے تو قصاص ساقط ہو جائے گا اور معاف کرنے والے کے حصے کے بقدر دیت کم ہو جائے گی اور باقی دیت ادا کی جائے گی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میری بھی یہی رائے ہے۔ (۱۱۵)

۱۴۔ زید بن وھب کا بیان ہے کہ:

ایک عورت کا شوہر قتل ہو گیا' اس کے کئی بھائی تھے' جن میں سے کسی نے معاف کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے حکم دیا کہ باقی کو دیت ادا کی جائے گی۔ (۱۱۶)

۱۵۔ زید بن وہب کا بیان ہے کہ:

ایک شخص نے کسی کو قتل کر دیا' حضرت عمرؓ کے سامنے یہ معاملہ پیش ہوا' مقتول کے ورثاء قصاص لینا چاہتے تھے' مگر مقتول کی بہن جو قاتل کی بیوی تھی اس نے کہا کہ میں اپنے شوہر کی دیت سے اپنا حصہ معاف کرتی ہوں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ قاتل قصاص سے بری ہو گیا۔ (۱۱۷)

قصاص کے بعد قاتل کے صحت یاب ہو جانے کا حکم:

۱۶۔ حی بن یعلیٰ سے روایت ہے کہ:

ایک شخص یعلیٰ کے پاس اپنے بھائی کے قاتل کو لے کر آیا۔ یعلیٰ نے قاتل اس کے سپرد کر دیا' اس

وہ شخص (مقتول کا بھائی) پھر یعلیٰ کے پاس آیا' اور کہا کہ میرے بھائی کا قاتل اب تک زندہ ہے۔ یعلیٰ نے کہا کہ میں نے تو اسے تمہارے سپرد کر دیا تھا۔ اس پر اس نے تفصیل بیان کی۔ یعلیٰ نے اس (قاتل) کو بلوایا' دیکھا کہ اس کے اعضاء شل ہو گئے ہیں یعلیٰ نے اس کے زخموں کا اندازہ کر کے دیت کا حساب لیا' اور (مقتول کے بھائی سے) کہا کہ اگر تم چاہو تو اس کی دیت ادا کر کے اسے قتل کر دو' ورنہ چھوڑ دو۔

وہ شخص (مقتول کا بھائی) یعلیٰ کے خلاف حضرت عمرؓ کے پاس شکایت لے کر گیا۔ حضرت عمرؓ نے یعلیٰ کو تحریر کیا کہ میرے پاس آئیں' وہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے' اور انہیں اپنے فیصلے سے آگاہ کیا۔

حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ سے مشورہ کیا' حضرت علیؓ نے یعلیٰ کے فیصلے کو درست قرار دیا' اور اس طرح حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ نے یعلیٰ کے فیصلے سے اتفاق کیا' کہ (مقتول کا بھائی قاتل کے زخموں کی) دیت دے کر اس سے قصاص لے لے یا اسے چھوڑ دے۔

حضرت عمرؓ نے یعلیٰ سے فرمایا کہ تم فی الواقع قاضی ہو۔ اور آپؓ نے انہیں ان کے عمل (قضا) پر برقرار رکھا۔ (۱۱۸)

مقتول کی لاش پائے جانے پر فیصلہ:

۱۷۔ حارث بن ازمع کا بیان ہے کہ:

یمن کی دو بستیوں وادعہ اور ارحب کے درمیان ایک مقتول پایا گیا۔ یمن کے عامل نے حضرت عمرؓ کو یہ واقعہ تحریر کیا۔

حضرت عمرؓ نے لکھا کہ دونوں بستیوں کے مقتول سے فاصلے کی پیمائش کی جائے' جو قریب ہو اسے ماخوذ کیا جائے۔ پیمائش ہوئی تو مقتول کی لاش وادعہ سے زیادہ قریب پائی گئی' اس پر حضرت عمرؓ نے ان سے پچاس قسمیں لیں کہ نہ ہم نے دیکھا ہے' اور نہ ہمیں قتل معلوم ہے' اور ان پر دیت عائد کی۔ انہوں نے کہا اے امیرالمومنین آپ قسمیں بھی ہم سے اٹھوا رہے ہیں اور دیت بھی ہم پر عائد کر رہے ہیں' آپ نے فرمایا۔ جی ہاں۔ (۱۱۹)

اتفاقی حادثہ پر دیت:

۔ ایک بینا شخص ایک نابینا شخص کو لے کر جا رہا تھا۔ دونوں کنوئیں میں گر گئے، یعنی بینا گرا' اور اس کے
بینا گر گیا' اور اس طرح وہ بینا شخص مر گیا۔ حضرت عمرؓ نے فیصلہ دیا کہ اس بینا شخص کی دیت نابینا ادا
ے گا۔ یہی اندھا شخص موسم حج میں یہ اشعار پڑھ رہا تھا۔

"اے لوگو میرے ساتھ برا معاملہ پیش آیا ہے۔ کیا اندھا صحیح و سالم بینا شخص کو روک سکتا ہے' جب
دونوں ایک ساتھ گرے اور دونوں ہی زخمی ہوئے" (۳۰)

عراک بن مالک اور سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ:

قبیلہ بنی سعد کے ایک شخص نے گھوڑا دوڑایا' اور قبیلہ جہینہ کے ایک شخص کی انگلی کچل ڈالی' اس
ے خون جاری ہوا اور وہ شخص مر گیا۔ حضرت عمرؓ نے مدعا علیہم سے فرمایا کہ تم لوگ پچاس قسمیں
کہ انگلی کچلے جانے سے نہیں مرا ہے' انہوں نے قسم کھانے سے انکار کیا' اور اسے گراں سمجھا'
ت عمرؓ نے دوسرے لوگوں سے کہا کہ تم قسم کھاتے ہو تو انہوں نے بھی قسم کھانے سے انکار کر دیا' اس
رت عمرؓ نے فیصلہ کیا کہ بنو ساعد کے لوگ نصف دیت ادا کریں۔

امام مالک رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

اس حدیث پر عمل نہیں ہے (۳۱)

ضرت حسنؓ سے مروی ہے کہ:

یک عورت پیاسی تھی' اس کا کسی جگہ سے گزر ہوا' اس نے وہاں کے لوگوں سے پانی مانگا' مگر انہوں
ے پانی نہ دیا' اور وہ پیاسی مر گئی' حضرت عمرؓ نے اس کی دیت اسی بستی کے لوگوں پر عائد کی۔ (۳۲)

کی ضرب سے قتل پر اونٹنی کی قیمت کا حکم:

ں نے اپنے بعض بزرگوں سے روایت کیا کہ:

یک لڑکا زید بن صوحان کے گھر میں داخل ہوا۔ تو ان کی اونٹنی نے اسے لات ماری جس سے وہ مر گیا
ے ورثاء نے اونٹنی کو مار ڈالا۔ یہ معاملہ حضرت عمرؓ کے سامنے پیش ہوا' تو آپ نے لڑکے کا خون

قاتل کی مقتول کی میراث سے محرومی:

۲۲۔ ابو قلابہ کا بیان ہے کہ:

حضرت عمرؓ کے عہد میں ایک شخص نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا' تو حضرت عمرؓ نے (اس کی دیت میں) اسے وارث قرار نہیں دیا۔ اس نے کہا کہ امیر المومنین میں نے خطاءً قتل کیا ہے' تو آپ نے فرمایا اگر تم عمداً قتل کرتے تو ہم تم سے قصاص لیتے۔ (۲۴)

علانیہ مکتوب میں قصاص کا حکم:

۲۳۔ حانی بن حزام سے روایت ہے کہ:

ایک شخص نے اپنی بیوی کے پاس کسی غیر شخص کو پایا' تو اس نے دونوں کو قتل کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے علانیہ مکتوب میں لکھا کہ اس سے قصاص لو اور اپنے خفیہ خط میں تحریر کیا کہ اسے دیت ادا کرو۔ (۲۵)

حدث کا معاوضہ:

۲۴۔ اسماعیل بن امیہ سے روایت ہے کہ:

ایک شخص حضرت عمرؓ کی مونچھیں بنا رہا تھا' حضرت عمرؓ نے اسے زور سے ڈانٹا' تو اس کی ہوا خارج ہو گئی' حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ہمارا یہ ارادہ نہ تھا' البتہ ہم تمہیں اس کی دیت ادا کریں گے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے اسے چالیس درہم دیئے۔ راوی کا کہنا ہے کہ حضرت عمر نے اسے ایک بکری بھی دی۔ (۲۶)

دیت کے اونٹ:

۲۵۔ عمرو بن شعیبؓ سے روایت ہے کہ:

قبیلہ بنی مدلج کے قتادہ نامی ایک شخص نے اپنے بیٹے کو تلوار ماری جو اس کی پنڈلی میں لگی' خون بند نہ ہوا اور وہ مر گیا۔ سراقہ بن جعشم حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور یہ واقعہ بیان کیا۔ آپ نے کہا کہ قدید (جگہ کا نام) کے چشمے پر ایک سو بیس اونٹ تیار رکھو' حتی کہ میں پہنچ جاؤں۔ حضرت عمرؓ وہاں پہنچے تو ان اونٹوں میں تین حقہ بیس جذعہ' اور چالیس خلفہ (حاملہ اونٹنیاں) علیحدہ کئے' اور دریافت کیا کہ مقتول کا بھائی کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ میں یہاں موجود ہوں۔ آپ نے کہا یہ (اونٹ) لے لو' کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا کہ (میراث میں) قاتل کا کوئی حق نہیں ہے۔(۱۲۷)

۲۶۔ مجاہد سے روایت ہے کہ:

حضرت عمرؓ نے قتل شبہ عمد میں دیت کا فیصلہ فرمایا' کہ تیس حقہ' تیس جذعہ اور چالیس اونٹ چھ برس کی عمر سے نو برس کی عمر تک دیئے جائیں۔(۱۲۸)

شوہر کی دیت میں بیوی کی وارثت:

۲۷۔ ابن شہاب سے روایت ہے کہ:

حضرت عمرؓ نے منیٰ میں لوگوں کو بلایا' اور کہا کہ جس شخص کو دیت کا مسئلہ معلوم ہو وہ بیان کرے۔ اس پر ضحاک بن سفیان کلابی کھڑے ہوئے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تحریر فرمایا تھا کہ میں اشیم کی دیت میں سے ان کی بیوی کو حصہ دلا دوں۔ حضرت عمرؓ نے ان سے کہا کہ آپ خیمے میں جائیں میں بھی آتا ہوں' حضرت عمرؓ آئے ضحاک نے یہی حدیث سنائی۔ اور حضرت عمرؓ نے اسی کے مطابق فیصلہ کیا۔

ابن شہاب کہتے ہیں کہ:

اشیم خطاءً قتل ہوئے تھے۔ (۱۲۹)

زخموں پر دیت کے فیصلے:

۲۸۔ ابن المسیب کا بیان ہے کہ:

حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نے ملطاۃ زخم میں موضحہ کی دیت کے برابر دیت کی ادائیگی کا فیصلہ فرمایا۔(۱۳۰)

۲۹۔ حضرت عمرو بن شعیب کا بیان ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منقولہ میں پندرہ اونٹ یا اس کے مساوی سونا چاندی' یا بکریاں دیت ہیں۔

۳۰۔ حضرت عمرو بن شعیب کا بیان ہے کہ:

حضرت عمرؓ نے شانے' بازو' پنڈلی یا ران پر آنے والے ایسے زخم جس میں ہڈی سرک جائے' کی دیت کے بارے میں فیصلہ دیا کہ سر کے مامومہ زخم کی دیت کا نصف یعنی سات اونٹ اور نصف دیت ہے۔(۱۳۲)

۳۱۔ حضرت عمرو بن شعیب کا بیان ہے کہ:

حضرت عمرؓ نے فیصلہ فرمایا کہ سر کے علاوہ انسانی جسم پر آنے والے ہر موضحہ زخم (ایسا زخم جس میں ہڈی ظاہر ہو جائے) کی دیت اس عضو کی مقررہ دیت کا نصف عشر (بیسواں حصہ) ہے' چنانچہ ہاتھ پر آنے والے موضحہ زخم کی دیت ہاتھ کی دیت کا نصف ہے۔ اگر موضحہ زخم انگلی کا نصف عشر دیت ہو گی اور ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہیں۔ انگلیوں سے اوپر کی دیت ہاتھ اور بازو کی دیت کی طرح ہے۔

اور حضرت عمرؓ نے فیصلہ کیا کہ پیر کی انگلیوں اور ان کے موضحہ کی دیت ہاتھ کی دیت کے مثل ہے۔(۱۳۳)

۳۲۔ حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ:

حضرت عمرؓ نے فیصلہ کیا کہ جس انگلی میں موضحہ آئے اس زخم کی دیت اس انگلی کی دیت کا نصف عشر ہے۔(۱۳۴)

۳۳۔ حضرت عمرو بن شعیبؒ سے روایت ہے کہ:

ناخن کی ایسی چوٹ میں جس سے وہ سکڑ جائے اور خراب ہو جائے حضرت عمرؓ نے ایک اونٹ دیت کا فیصلہ فرمایا۔ (۱۳۵)

۳۴۔ عمر بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ:

مامومہ زخم میں ایک تہائی دیت یعنی تینتیس اونٹ یا اس کے مساوی سونا اور چاندی ہے۔

حضرت عمرؓ نے یہی فیصلہ کیا۔

نیز حضرت عمرؓ نے اس مامومہ زخم پر جو پنڈلی یا ران یا بازو یا شانے پر آئے

سرک جائے ' سر کے ماموسہ زخم کی نصف دیت یعنی سولہ اونٹوں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا۔ (۱۳۶)

۳۵۔ اسلم مولی عمرؓ سے روایت ہے کہ :

حضرت عمرؓ نے ترقوہ کی چوٹ میں ایک اونٹ دیت کا فیصلہ فرمایا۔ (۱۳۷)

غلطی سے اپنی آنکھ ضائع کر لینے کی دیت :

۳۶۔ ایک شخص اپنا جانور ہانک رہا تھا' کہ اس نے جانور کو کوڑا مارا اور کوڑے کی گھنڈی پلٹ کر اس کی آنکھ میں آ لگی اور اس کی آنکھ ضائع ہو گئی۔ حضرت عمرو بن العاصؓ نے اس سلسلہ میں حضرت عمرؓ کو لکھ کر دریافت کیا تو حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ اگر اس بات کا ثبوت موجود ہے کہ اس شخص نے غلطی سے اپنے آپ کو نقصان پہنچایا ہے تو اس کی دیت ادا کی جائے۔ (۱۳۸)

زنا بالجبر پر حد کی سزا اور عورت کو زخمی کرنے پر تاوان :

۳۷۔ عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ :

کسی شخص نے ایک عورت کو مجبور کیا اور اس کے جسم کے پوشیدہ حصوں کو زخمی کر دیا' تو حضرت عمرؓ نے اسے حد کے کوڑے مارے اور اس پر ایک تہائی دیت کا تاوان عائد کیا۔(۱۳۹)

عورت کے اپنے آپ کو زخمی کر لینے پر دیت :

۳۸۔ عکرمہ کا بیان ہے کہ :

حضرت عمرؓ نے اس عورت کے بارے میں جو اپنے نفس پر غالب آ کر اپنے پوشیدہ جسم کو زخمی کر لے یا اس کی بکارت زائل ہو جائے' فیصلہ دیا کہ اس پر حد نہیں ہو گی' اور ایک تہائی دیت ہو گی۔ (۱۴۰)

زخموں پر دیت کا فیصلہ :

۳۹۔ عبداللہ بن صفوان کا بیان ہے کہ :

۴۰۔ قتادہ کا بیان ہے کہ :

ایک شخص نے خود اپنی آنکھ نکال لی' حضرت عمرؓ نے فیصلہ دیا کہ اس کی دیت اس کی عاقلہ پر ہے۔(۱۴۲)

۴۱۔ قتادہ کا بیان ہے کہ :

حضرت عمرؓ نے ٹھہری ہوئی آنکھ نکال دینے پر تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے :

حضرت عمرؓ نے فیصلہ دیا کہ شل ہاتھ' بھینگی ٹھہری ہوئی آنکھ' اور سیاہ پڑے ہوئے دانت میں سے ہر ایک کی دیت ان کی دیت کا تہائی ہے۔(۱۴۳)

۴۲۔ ابو المہلب کا بیان ہے کہ :

حضرت عمرؓ کے زمانے میں ایک شخص نے دوسرے کو پتھر مارا جس سے اس کی سماعت' عقل' گویائی اور جنسی صلاحیت ختم ہو گئی' حضرت عمرؓ نے چار دیتوں کی ادائیگی کا فیصلہ فرمایا حالانکہ مضروب زندہ تھا۔(۱۴۴)

۴۳۔ ماجدہ کا بیان ہے کہ :

مکہ میں میرا ایک غلام سے جھگڑا ہو گیا' تو اس نے میرا کان کتر لیا' جب حضرت ابوبکرؓ حج کے لئے آئے تو یہ معاملہ ان کے سامنے پیش کیا گیا' انہوں نے فرمایا کہ ان دونوں کو عمرؓ کے پاس لے جاؤ' کہ وہ یہ دیکھیں کہ کیا یہ زخم قابل قصاص ہے۔ جب حضرت عمرؓ کے سامنے مقدمہ پیش ہوا تو آپ نے فرمایا کہ یہ زخم قابل قصاص ہے' حجام کو بلاؤ تاکہ قصاص لے۔ (۱۴۵)

۴۴۔ طاؤس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ :

۴۵- مکحول کا بیان ہے کہ:

حضرت عمرؓ نے گونگے شخص کی پوری زبان قطع کر دیئے جانے پر تہائی دیت کا فیصلہ کیا۔(۱۴۷)

۴۶- عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ:

حضرت عمرؓ نے ایک پسلی پر ایک اونٹ دیت کا فیصلہ فرمایا (۱۴۸)

۴۷- حضرت سعید بن المسیب کا بیان ہے کہ:

حضرت عمرؓ نے فیصلہ کیا کہ ہر ڈاڑھ کی دیت ایک اونٹ ہے' جب کہ حضرت معاویہ بن سفیان نے اڑھ کی دیت پانچ اونٹ کا فیصلہ کیا۔

عید بن المسیب کہتے ہیں کہ:

ڈاڑھ کی دیت حضرت عمرؓ کے فیصلہ میں کم ہے' اور حضرت معاویہ کے فیصلے میں زیادہ ہے' اگر میں یے معاملہ میں فیصلہ کرتا تو ڈاڑھ کی دیت دو اونٹ قرار دیتا' تاکہ دیت مکمل ہو جاتی' بہرحال ہر مجتہد مستحق جر و ثواب ہے(۱۴۹)

۴۸- حضرت عمرؓ کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) اسلم سے روایت ہے کہ:

حضرت عمرؓ نے فیصلہ کیا کہ ڈاڑھ کی دیت ایک اونٹ' ہنسلی کی دیت ایک اونٹ' اور پسلی کی دیت ایک ونٹ ہے۔(۱۵۰)

۴۹- ملیح بن اسامہ کا بیان ہے کہ:

ایک شخص نے کسی بچہ کی ختنہ کرتے وقت اس کا ذکر کاٹ دیا تو حضرت عمرؓ نے اس پر تاوان عائد کیا۔(۱۵۱)

باب:۶

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے فیصلے

حضرت عمرؓ کی شہادت کا مقدمہ:

جب حضرت عمرؓ کو برچھی ماری گئی' تو عبیداللہ بن عمرؓ نے ہرمزان کو قتل کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے عبیداللہ سے پوچھا کہ تو نے ہرمزان کو کیوں قتل کیا ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ میرے باپ کا قاتل ہے۔ پوچھا کہ وہ کس طرح؟ انہوں نے کہا کہ میں نے اسے ابولؤلوۃ کے ساتھ خلوت میں (سازش کرتے) دیکھا ہے اور اسی نے ابولؤلوۃ کو اس کام پر مامور کیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ کیا صورت ہے' انتظار کرو۔ اگر میں مرگیا تو عبیداللہ بن عمر سے گواہ طلب کرنا۔ اگر اس نے ثبوت فراہم کر دیا تو ہرمزان کا خون میرے خون کے بدلے میں سمجھا جائے ورنہ اس سے ہرمزان کا قصاص لینا۔ پھر حضرت عثمانؓ خلیفہ ہوئے تو ان سے کہا گیا کہ کیا آپ عبیداللہ کے بارے میں حضرت عمرؓ کی وصیت پر عمل نہیں کریں گے' حضرت عثمانؓ نے پوچھا کہ ہرمزان کا ولی کون ہے؟ کہا گیا کہ امیرالمومنین آپؓ خود ہیں۔ اس پر حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ میں نے عبیداللہ بن عمرؓ کو معاف کر دیا۔ (۱۵۲)

دیت کا فیصلہ:

۲۔ زہری کا بیان ہے کہ:

ابن شاس جذامی نے شام کے ایک نبطی شخص کو قتل کر دیا۔ یہ معاملہ حضرت عثمانؓ کے سامنے پیش ہوا تو آپ نے اس کے قتل کا فیصلہ دیا۔ اس بارے میں حضرت زبیر اور بعض دیگر صحابہ نے حضرت عثمانؓ سے گفتگو کی اور انہیں قصاص لینے سے منع کیا۔ اس پر حضرت عثمانؓ نے ایک ہزار دینار دیت کا فیصلہ دیا۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ:

اگر اس روایت کو صحیح تسلیم کیا جائے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عثمانؓ اور دیگر صحابہ کرام اس امر پر متفق تھے کہ مسلمان سے کافر کے قتل کا قصاص نہیں لیا جاتا۔(۱۵۳)

آنکھ کی دیت:

۳۔ ابو عیاض سے روایت ہے کہ:

حضرت عثمانؓ نے اس کانے شخص کے بارے میں جس نے دوسرے شخص کی صحیح آنکھ نکال لی تھی'

ابن المسیب کی بھی یہی رائے تھی کہ:

کانے سے قصاص نہیں لیا جائے گا اور اگر اس نے عمداً کسی کی صحیح آنکھ نکالی ہو تو پوری دیت لی جائے گی۔(۱۵۴)

نابینا شخص سے پہنچنے والے نقصان کا حکم:

۴۔ عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے جعفر کو کہتے ہوئے سنا کہ:

اگر کوئی شخص کسی نابینا کے ساتھ بیٹھا ہوا ہو اور اسے اس نابینا سے کوئی گزند پہنچ جائے تو حضرت عثمانؓ نے فیصلہ کیا کہ یہ گزند رائیگاں ہے۔(۱۵۵)

ضرب پر تاوان:

۵۔ عبدالرحمن بن حرملہ کا بیان ہے کہ:

ایک شخص نے دوسرے شخص کو اس قدر مارا کہ اس کی اجابت خارج ہوگئی۔ یہ معاملہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے سامنے پیش ہوا تو آپ نے سعید بن المسیب سے دریافت کروایا کہ کیا اس معاملہ میں ان کے پاس کوئی معمول یا سنت ہے۔ حضرت سعید بن المسیب نے بتایا کہ اس طرح کا واقعہ حضرت عثمانؓ کے دور میں پیش آیا تھا اور حضرت عثمانؓ نے ضارب پر چالیس اونٹوں کا تاوان عائد کیا تھا۔(۱۵۶)

باب: ۷

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فیصلے

دو اشخاص کا ایک فرد کے قصاص میں قتل:

۱۔ ابن سیرین سے روایت ہے کہ:

ایک شخص کو قتل کر دیا گیا، مقتول کے ساتھ دو اشخاص تھے، مقتول کے وارثوں نے اس پر دعویٰ کیا کہ یہ دونوں ہمارے آدمی کے قاتل ہیں۔ شریح نے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس دو عادل گواہ ہیں جو یہ گواہی دیں کہ ان دونوں نے تمہارے آدمی کو قتل کیا ہے۔ ان کے پاس گواہ نہ تھا اس لئے شریح نے ان دونوں مدعیٰ علیہم کو آزاد کر دیا۔

ازاں بعد یہ لوگ حضرت علیؓ کے پاس آئے اور آپ سے واقعہ بیان کیا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا اللہ شریح کو سمجھ دے۔ اگر آدمی کے ساتھ دو عادل گواہ موجود ہوں تو وہ قتل ہی نہیں کیا جائے گا۔ حضرت علیؓ نے ان دونوں کو علیحدہ کسی جگہ پر رکھا اور اس سے بڑی نرمی سے پوچھ گچھ جاری رکھی، یہاں تک کہ انہوں نے اعتراف کرلیا اور حضرت علیؓ نے ان دونوں کو قصاص میں قتل کر دیا۔ (۱۵۷)

قصاص کا حکم:

۲۔ قتادہ کا بیان ہے کہ:

حضرت علیؓ نے (اس صورت میں جب ایک کسی شخص کو پکڑلے اور دوسرا اس کو قتل کر دے) فیصلہ دیا کہ قاتل کو قتل کیا جائے اور پکڑنے والے کو موت تک سزائے حبس دی جائے۔ (۱۵۸)

الزام زنا پر قتل کا قصاص:

۳۔ حضرت سعید بن المسیبؒ سے روایت ہے کہ:

ابن خیبری نامی شام کے ایک شخص نے اپنی بیوی کے پاس کسی غیر مرد کو پاکر اسے یا دونوں کو قتل کر دیا۔ حضرت معاویہ کے سامنے یہ معاملہ پیش ہوا تو انہیں اس فیصلے میں تامل ہوا اور انہوں نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو تحریر کیا کہ حضرت علیؓ سے دریافت کریں۔

حضرت علیؓ نے فرمایا کہ ہمارے یہاں ایسا واقعہ کبھی نہیں آیا۔ میں ابوالحسن ہوں میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اگر (شوہر) چار گواہ نہ پیش کرے تو اس سے قصاص لیا جائے۔ (۱۵۹)

چار آدمیوں کی دیت کا فیصلہ:

۴۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا وہاں کچھ لوگوں نے شیر کے شکار کے لئے گڑھا کھودا۔ جب شیر اس میں گر گیا تو اس گڑھے پر لوگوں کا ہجوم ہوگیا' اس ہجوم میں ایک شخص گڑھے میں گر گیا' گرتے ہوئے اس نے باہر کھڑے شخص کو پکڑا اور دوسرے نے تیسرے کو پکڑا اور اس طرح چار افراد گڑھے میں گر گئے جنہیں شیر نے چیر پھاڑ دیا اور وہ مر گئے۔ لوگوں نے ہتھیار نکال لئے اور قریب تھا کہ ان کے درمیان جنگ و قتال برپا ہوجائے۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں وہاں پہنچا تو میں نے ان سے کہا کہ کیا تم چار آدمیوں کی وجہ سے دو سو آدمی مارو گے۔ آؤ میں تمہارے درمیان فیصلہ کروں۔ اگر تم میرے فیصلے پر مطمئن ہو جاؤ تو درست ورنہ تم یہ معاملہ رسول اللہ کی خدمت میں پیش کرسکتے ہو کہ آپؐ فیصلے کے زیادہ حق دار ہیں۔

حضرت علیؓ نے ان کے درمیان اس طرح فیصلہ کیا کہ پہلے کے لئے چوتھائی دیت دوسرے کے لئے ...تہائی دیت تیسرے کے لئے نصف دیت اور چوتھے کے لئے پوری دیت' اور ان سب دیتوں کی ادائیگی ...گڑھے پر موجود چار قبائل کے افراد کے ذمہ عائد کی۔ اس فیصلے پر کچھ لوگ راضی ہوئے اور کچھ غیر ...مطمئن۔

ازاں بعد یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام واقعہ بیان کیا۔ ...ؐ نے فرمایا کہ میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں۔ ان میں سے کسی نے کہا کہ حضرت علیؓ ہمارے ...ان فیصلہ کرچکے ہیں اور اس نے آپؐ کو ان کے فیصلے سے آگاہ کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ جو فیصلہ علیؓ نے ...ہے وہی فیصلہ درست ہے۔

...مقیس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کا فیصلہ برقرار رکھا۔ (۴۰)

...کے فیصلے:

...ایک نوجوان نے حضرت علیؓ سے شکایت کی کہ فلاں فلاں لوگ میرے والد کو لے کر تجارتی سفر پر ...ئے تھے' وہ خود تو واپس آگئے ہیں مگر میرا باپ واپس نہیں آیا۔ میں نے اپنے باپ کے بارے میں ...ہوں نے کہا کہ وہ راستے میں مر گیا۔ میں نے ان سے اس کے مال کے بارے میں دریافت کیا تو ...کہا کہ اسنے کوئی مال نہیں چھوڑا۔ حضرت علیؓ نے اسی وقت ان سب کو پولیس ...

اور انہیں حکم دیا کہ ان میں سے کسی کو ایک دوسرے سے ملنے نہ دیا جائے اور نہ باتیں کرنے دیں' پھر اپنے کاتب کو بلوایا کہ وہ اس مقدمے کی کارروائی لکھتا جائے' پھر حضرت علیؓ ان میں سے ہر ایک کو بلوا کر تحقیق کرتے تھے کہ یہ شخص کس دن تمہارے ساتھ روانہ ہوا تھا؟ کہاں کہاں تم ٹھہرے تھے؟ کس بیماری میں مرا؟ ہر شخص سے فرداً فرداً اسی طرح تفتیش کی گئی اور ساتھ ہی حضرت علیؓ ہر ایک کو کہتے تھے کہ سچ بول کر ہی تمہاری جان بچ سکتی ہے۔ اس ساری کارروائی کے بعد حضرت علیؓ نے انہیں قید میں بھیجنے کا حکم دیا اور بلند آواز سے حضرت علیؓ اور وہاں موجود سب لوگوں نے اللہ اکبر کہا جس سے باقی لوگوں کو یہ تاثر ہوا کہ ہمارے ساتھی نے اقرار کر لیا ہے' غرض اسی طرح حضرت علیؓ نے سب سے اقرار کرالیا اور ان سب سے مقتول کی دیت بھی وصول کی اور اس کا مال بھی واپس لیا۔ (۴۱)

۶۔ حضرت علیؓ کے زمانے میں ایک شخص کو ایک غیر آباد مکان سے اس طرح گرفتار کیا گیا کہ اسکے ہاتھ میں ایک خون آلود چھری تھی' اور ایک مقتول کی لاش اس کے سامنے پڑی ہوئی تھی۔ جب اس قتل کے بارے میں پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ قتل میں نے کیا ہے۔ لوگ اسے قتل کرنے کے لئے لے جانے لگے' تو ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور کہا اے لوگو جلدی نہ کرو اور حضرت علیؓ کے پاس لے چلو۔ حضرت علی کے پاس جاکر اس دوسرے شخص نے کہا کہ مقتول کو اس شخص نے قتل نہیں کیا بلکہ میں نے قتل کیا ہے۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پہلے شخص سے پوچھا کہ تم نے یہ کیسے کہا کہ تم نے قتل کیا ہے اور تم نے اپنے آپ کو قاتل کیوں بنایا۔ اس نے کہا کہ دراصل میں قصاب ہوں۔ صبح سویرے میں نے گائے ذبح کی اور اس کی کھال اتارنے لگا۔ اسی دوران مجھے پیشاب کی شدت محسوس ہوئی تو میں اس ویرانے میں پیشاب کرنے چلا گیا۔ پیشاب کرکے دیکھا کہ لاش پڑی ہوئی ہے اور میرے ہاتھ میں اسی طرح خون آلود چھری تھی۔ میں پریشانی کی حالت میں یہ منظر دیکھ رہا تھا کہ پولیس پہنچ گئی۔ میں نے محسوس کیا کہ اب میری کوئی بات نہیں سنی جائے گی' تو میں نے قتل کا اعتراف کر لیا۔ (۴۲)

۷۔ ابو جنوب اسدی کا بیان ہے کہ:

حضرت علیؓ کے پاس ایک مسلمان شخص لایا گیا جس نے کسی ذمی کو قتل کر دیا تھا۔ ...

دھمکایا ہو۔ اس نے کہا، جی نہیں - بلکہ بات یہ ہے کہ قاتل کی موت سے میرا بھائی زندہ نہیں ہو سکتا نیز انہوں نے مجھے معاوضہ دیا ہے۔ جس سے میں راضی ہوں۔ اس پر حضرت علیؓ نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ ذمی کا خون ہمارے خون کی طرح اور اس کی دیت ہماری دیت کی طرح ہے ۔(۲۶۳)

قاتل مقتول کا وارث نہیں ہے:

۸۔ حضرت حسنؓ کا بیان ہے کہ :

ایک شخص نے اپنی ماں کو پتھر مار کر جان سے مار دیا۔ یہ معاملہ حضرت علیؓ کے سامنے پیش ہوا تو آپ نے دیت کا فیصلہ کیا اور قاتل کو وارث نہیں قرار دیا اور قاتل سے فرمایا کہ تیرے نصیب میں اب ناکامی کے پتھر ہیں - (۲۶۴)

اتفاقی حادثات:

۹۔ خلاس سے روایت ہے کہ :

ایک شخص نے کنواں کھودنے کے لئے چار آدمی اجرت پر لگائے، کھدائی کے دوران کنواں بیٹھ گیا اور ان میں سے ایک شخص مرگیا۔ یہ معاملہ حضرت علیؓ کے سامنے پیش ہوا تو آپ نے باقی تینوں پر چوتھائی چوتھائی دیت عائد کی اور ایک چوتھائی دیت ساقط کر دی - (۲۶۵)

۱۰۔ الاسود کا بیان ہے کہ :

ایک شخص کعبہ کے ہجوم میں مارا گیا، حضرت عمرؓ نے اس کے بارے میں حضرت علیؓ سے دریافت کیا حضرت علیؓ نے فرمایا کہ بیت المال سے دیت ادا کی جائے۔ (۲۶۶)

۱۱۔ یزید بن مذکور کا بیان ہے کہ :

کوفہ کی جامع مسجد میں جمعہ کے روز لوگوں کے اژدحام میں ایک شخص مرگیا۔ حضرت علیؓ نے بیت المال سے اس کی دیت ادا کی ۔(۲۶۷)

دو گھڑ سوار آپس میں ٹکرا گئے، ان میں سے ایک مرگیا۔ حضرت علیؓ نے زندہ بچ جانے والے سے ... جانے والے کی دیت دلوائی (۲۶۸)

جھوٹی گواہی پر قصاص:

۱۳۔ شعبیؒ سے روایت ہے کہ :

دو اشخاص نے حضرت علیؓ کے پاس گواہی دی کہ فلاں شخص نے چوری کی ہے آپ نے اس چ... قطع ید کی سزا دی - بعد ازاں وہ دونوں گواہ ایک اور شخص کو لائے اور کہا کہ ہم نے پہلے (گواہی میں) ... کی تھی (اصل چور یہ ہے) حضرت علیؓ نے ان کی گواہی باطل قرار دے دی اور ان پر پہلے شخص (کے ہ... کی دیت ڈال دی اور فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم نے عمداً ایسا کیا تو میں تم دونوں کے ہاتھ قط... دیتا۔(۲۶۹)

زخموں کی دیت:

۱۴۔ ناجیہ ابوالحسن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ :

حضرت علیؓ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے کسی کے تھپڑ مار دیا تھا، حضرت علیؓ نے مظ... سے فرمایا کہ اپنا قصاص لے لو - (۲۷۰)

۱۵۔ حسن سے روایت ہے کہ :

دو آدمیوں نے ایک شخص کو زخمی کر دیا، ایک نے اسے آمہ زخم لگایا اور دوسرے نے موضحہ او... معلوم نہ ہوسکا کہ آمہ زخم کس نے لگایا اور موضحہ زخم کس نے لگایا - حضرت علیؓ نے فیصلہ دیا کہ دو... میں سے ہر ایک نصف دیت آمہ کی ادا کرے اور نصف دیت موضحہ کی ادا کرے - (۲۷۱)

۱۶۔ جابر بن عبد اللہ بن نجی سے روایت ہے کہ :

حضرت علیؓ نے سماق زخم میں چار اونٹ دیت کی ادائیگی کا فیصلہ فرمایا۔(۲۷۲)

کسی شخص نے دوسرے شخص کے سر پر پکتی ہوئی ہانڈی انڈیل دی جس سے اس کے سر کے بال جاتے ہے۔ یہ معاملہ حضرت علیؓ کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ نے پوری دیت کی ادائیگی کا فیصلہ دیا۔ (۱۷۳)

ضاء کی دیت:

حضرت سعید بن المسیب سے مروی ہے کہ:

ایک شخص نے دوسرے شخص کی آنکھ کو کوئی گزند پہنچائی جس سے اس کی بینائی میں کمی آگئی۔ یہ ملہ حضرت علیؓ کے سامنے پیش ہوا۔ آپ نے اس شخص کی صحیح آنکھ پر پٹی بندھوا کر ایک شخص کو کہا کہ ہاتھ میں انڈے لے کر دور چلا جائے' جہاں نظر آنا بند ہو گیا وہاں نشان لگایا اور یہی عمل اس شخص کو سری جگہ لے جا کر کیا دونوں جگہ کا فاصلہ برابر رہا۔

حضرت علیؓ نے جس قدر اس کی بصارت میں کمی آئی تھی اس کے حساب سے اسے ضارب سے مال یا۔ (۱۷۴)

جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ:

ایک عورت نے نذر مانی کہ وہ اونٹ کی نکیل اپنی ناک میں ڈال کر حج کے لئے جائے گی۔ راستے میں ٹ گر پڑا اور عورت کی ناک پھٹ گئی۔ وہ حضرت علیؓ کے پاس آئی اور دیت کا مطالبہ کیا۔ تو حضرت علیؓ اس حق کو باطل قرار دیا اور فرمایا کہ تمہاری یہ نذر اللہ کے لئے تھی۔ (۱۷۵)

اصطلاحات

آمہ: احادیث و روایات میں وارد فقہی اور فنی اصطلاحات کی مختصر توضیح کر دی گئی ہے تاکہ قارئین کرام کو متعلقہ مضمون کے بخوبی سمجھنے میں سہولت ہو۔

وہ زخم جو "ام الدماغ" یعنی اس کھال تک پہنچ جائے جو دماغ اور ہڈی کے درمیان ہے' اس میں قصاص نہیں ہے۔

ابن مخاض (جمع بنو مخاض):

ایک سال کا ہو کر دوسرے سال میں جانے والا اونٹ' (یہ بنت مخاض کا مذکر ہے) مخاض حاملہ اونٹنی کو کہا جاتا ہے' بچہ دینے کے ایک سال کے بعد دوبارہ حاملہ ہونے کا امکان ہو جاتا ہے۔ لہٰذا دوسرے سال میں لگنے والے اونٹ کے بچے کو "ابن مخاض" اور مادہ کو "بنت مخاض" کہا جاتا ہے۔

ارش:

جان لینے کے علاوہ انسان کے جسم کو کوئی گزند پہنچانے یا عضو تلف کرنے پر جو مال معاوضہ (دیت) عائد ہوتی ہے' اسے ارش کہا جاتا ہے۔

بنت لبون:

پورے دو سال کی ہو کر تیسرے سال میں جانے والی اونٹنی۔

بنت مخاض:

ایک سال کی ہو کر دوسرے سال میں جانے والی اونٹنی۔

جائفہ:

وہ زخم جو پیٹ کی آنتوں تک پہنچ جائے' اس میں قصاص نہیں ہے۔

...:

پورے ایک سال کی ہو کر دوسرے سال میں لگنے والی بھیڑ بکری نیز پورے چار سال میں ہونے کے بعد
...س سال میں لگنے والی اونٹنی، اس کا مذکر "جذع" ہے۔

...ت:

...اکثر فقہاء جرم کو جنایت کے لفظ سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔ زبان کے لحاظ سے جنایت اس برے کام کو
...یں جو کوئی شخص انجام دے، اگرچہ اس معنی کے لحاظ سے عام ہے۔ مگر اس میں یہ تخصیص کرلی گئی
... اس سے مراد برائیوں میں سے صرف وہ برائی ہے جس کا ارتکاب قانوناً ممنوع ہے۔ فقہاء کی
...ح میں جنایت ہر اس فعل کا نام ہے جو شرعاً حرام ہو خواہ یہ فعل کسی کے جان و مال کے خلاف ہو یا
...ر بات ہو۔ مگر اکثر فقہاء نے جنایت کا اطلاق صرف ان افعال پر کیا ہے، جن سے انسانی جان یا
...لف ہوتے ہوں، جیسے قتل کرنا، زخمی کرنا، مارنا اور حمل ضائع کرنا۔ جب کہ بعض فقہاء حدود اور
...والے جرائم پر جنایت کا اطلاق کرتے ہیں۔

...علی النفس:

...ان کے جسم پر ایسی زیادتی اور اعتداء جس سے اس کی جان جاتی رہے، یہ ارتکاب جرم عمداً ہو تو
...ملاتا ہے، اور اگر خطاءً ہو تو قتلِ خطا۔

...علی مادون النفس:

...ن کے جسم پر کوئی ایسی زیادتی جس سے اس کی جان نہ جائے یعنی علاوہ جان لینے کے انسان پر جو
...جائے یا اسے جو ایذا پہنچائی جائے۔ اس تعبیر میں انسان کے اوپر ہونے والی تمام زیادتیاں داخل
...ن کا تعلق زخموں سے ہو یا ضرب سے یا دھکا دینے، دبا دینے، بھینچ دینے اور کھینچ لینے سے ہو، اور
...کے کھینچنے یا اکھاڑنے سے ہو۔

اونٹ ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک دیت تین اشیاء کی صورت میں لازم ہوتی ہے۔ اونٹ، سونا، اور چاندی۔

(التشریع الجنائی ۲/۱۷۳)

دیت مغلظہ

تغلیظ دیت کا مفہوم یہ ہے کہ دیت کو زیادہ سخت بنانا، اس میں زیادہ شدت اختیار کرنا، قتل عمد کی دیت میں شدت اختیار کرنا، امام مالکؒ کے نزدیک باپ کے اپنے بیٹے کے قتل کی صورت میں دیت مغلظ ہو گی، یعنی اونٹوں کی صورت میں یہ دیت ہو گی، تیس حقہ، تیس جذعہ، اور چالیس خلفہ، سونے اور چاندی کی صورت میں ان اونٹوں کی قیمت میں اور عام دیت میں جو اونٹ ہیں ان کی قیمت کا فرق بھی دیت مغلظ میں شامل ہو گا۔ مثلاً اگر دیت خفیفہ کے اونٹوں کی قیمت چھ سو درہم ہے اور دیت غلیظہ کے اونٹوں کی قیمت آٹھ سو درہم ہے تو یہ زائد دو سو درہم سونے یا چاندی کی صورت میں ادا کی جانے والی دیت میں شامل ہوں گے۔ امام احمدؒ کے نزدیک دیت میں تغلیظ کے تین اسباب ہیں، سرزمین حرم میں قتل، اشہر حرام میں قتل اور (ذی رحم) محرم کا قتل، ان کے نزدیک تغلیظ کا طریقہ یہ ہے کہ ان ہر سہ اسباب میں سے کسی سبب کی موجودگی میں ایک تہائی دیت زائد ہو گی اور اگر تینوں اسباب جمع ہو جائیں تو دو دیتیں لازم ہوں گی۔

(التشریع الجنائی: ۲/۱۸۱)

سمحاق:

وہ زخم جو اس باریک جھلی تک پہنچ جائے، جو گوشت اور ہڈی کے درمیان ہوتی ہے، اس زخم میں جلد کے بعد تمام گوشت بھی کٹ جاتا ہے اور ہڈی پر صرف باریک جھلی رہ جاتی ہے۔ اس میں عمد کی صورت میں قصاص ہے، اور باقی صورتوں میں حکومت (تاوان) ہے۔

عاقلہ:

مددگار برادری، قاتل کے پدری رشتہ دار۔

غرہ:

اسقاط میں بچہ کے مردہ ساقط ہو جانے پر دیت غرہ ہے' جو بفرمان نبوت ایک غلام ہے' جس کی قیمت پانچ اونٹ یا اس کی مساوی پچاس دینار یا پانچ سو درہم۔

(الفقہ الاسلامی وأدلتہ: ۶/۳۶۲)

قتل:

کسی شخص کا دوسرے شخص پر کوئی ایسی تعدی کرنا جس سے اس کی جان نکل جائے۔

(التشریع الجنائی: ۶/۲)

قتل خطاء:

قتل خطاء کی دو قسمیں ہیں۔

قتل خطاء محض۔

قتل فی معنی القتل الخطاء

قتل خطاء محض یہ ہے کہ جانی (مجرم) نے فعل کا ارادہ کیا ہو' لیکن انسان کے مارنے کا ارادہ نہ ہو بلکہ اس کے فعل یا گمان کی غلطی کی بناء پر مجنی علیہ مرجائے۔ خطائی الفعل کی مثال یہ ہے کہ کوئی شخص کسی شکار پر تیر چلائے اور وہ کسی انسان کو لگ جائے اور فاعل کے گمان کی خطاء کی مثال یہ ہے کہ کوئی جانی کسی شے کو جانور سمجھ کر مارے بعد میں معلوم ہو کہ وہ انسان ہے' "قتل فی معنی القتل الخطاء" یہ ہے کہ جانی ایسے فعل کا ارتکاب کرے جس میں نہ فعل کا قصد ہو اور نہ اس شخص کا (جس کی موت واقع ہوئی ہے) یعنی جانی نہ تو مجنی علیہ کے مار ڈالنے کا ارادہ رکھتا ہو اور نہ فعل کا ارادہ رکھتا ہو جو مجنی علیہ کی موت کا سبب بن گیا ہو۔ قتل خطاء کی یہ صورت کبھی تو جانی سے براہ راست (مباشرۃ") ظاہر ہوتی ہے' جیسے جانی سویا ہوا ہو اور سونے کی حالت میں کسی پر پلٹ جائے' اور وہ مرجائے یا کسی سبب کے ذریعہ جیسے جانی نے کوئی گڑھا کھودا ہو اور کوئی اس میں گر کر مر گیا ہو۔

قتل عمد

بالارادہ قتل' جانی (مجرم) کا بالارادہ اور قصداً ایسا فعل کرنا جس سے اس شخص کی جان نکل جائے جس پر وہ فعل واقع ہوا ہے۔ قتل عمد کی ایک تعریف یہ ہے کہ مجنی علیہ کے مار ڈالنے کے ارادہ سے ایسا فعل کرنا جس سے اس کی جان نکل جائے' یعنی قاتل کو قاتل معتمد قرار دینے کے لئے صرف یہ کافی نہیں ہے کہ اس نے اس فعل کا ارادہ کیا ہے' جس سے مجنی علیہ کی جان نکل گئی۔ بلکہ ضروری ہے کہ وہ مجنی علیہ کو مارنے کا بھی ارادہ کرے اگر اس کا صرف اعتداء (زیادتی) کا ارادہ ہو تو فعل قتل عمد نہیں بنے گا' اگرچہ مجنی علیہ کی موت بھی واقع ہو جائے بلکہ یہ شبہ عمد کہلائے گا۔ قتل عمد کی سزا قصاص ہے الایہ کہ "مجنی علیہ" کے ورثاء جانی (مجرم) کو معاف کر دیں۔ معاوضہ لے کر بھی ہو سکتی ہے' اور بلا معاوضہ بھی درست ہے۔

قتل شبہ عمد

مشابہ عمد قتل' حنفی فقہاء اس قتل کی تعریف اس طرح کرتے ہیں' کہ اگر کوئی شخص ہاتھ سے یا پتھر سے یا لکڑی سے ایسی ضرب لگائے جس سے مضروب کی موت واقع ہو جائے تو اس کے دو مفہوم پائے جائیں گے کہ مارنے والے نے مارنے کا قصد کیا ہے' اور دوسرے اس میں خطا کا مفہوم ہو گا' کیونکہ اس میں فاعل کا قتل کا ارادہ موجود نہیں ہے۔ چونکہ اس میں فاعل کا قصد موجود ہے' اس لئے یہ عمد کے مشابہ ہے۔

(المبسوط ۲۶/۶۳)

شافعی مسلک کے فقہاء نے قتل شبہ عمد کی یہ تعریف کی ہے کہ ہر ایسا فعل جس میں قتل مقصود نہ ہو مگر اس سے قتل واقع ہو جائے حنبلی مسلک کے فقہاء کہتے ہیں کہ قتل شبہ عمد ایسی جنایت (جرم) کا قصد کرنا ہے جس سے بالعموم موت واقع نہ ہوتی ہو' لیکن موت واقع ہو جائے خواہ اس جنایت کا مقصود اعتداء (زیادتی) ہو' یا تادیب اور تادیب ضرورت سے زائد ہو۔ مثلاً لکڑی اور کوڑے سے مارنا یا گھونسا مار دینا یا پانی میں پھینک دینا' یا بچہ اور پاگل جو چھت کے کنارے پر کھڑے ہوں' ان پر اس طرح چیخ مار دینا کہ وہ نیچے گر جائیں یا عاقل شخص جو چھت پر غافل کھڑا ہو اس کو اس طرح چیخ مار دینا کہ وہ نیچے گر جائے' ان

(التشریع الجنائی: ۲/۹۳)

قسامت

متہم پر عائد کیے گئے الزام قتل کو ثابت کرنے کے لئے اولیاء مقتول کا قسمیں کھانا یا خود متہم کا اپنے اوپر سے الزام قتل رفع کرنے کے لئے قسم کھانا۔

(التشریع الجنائی: ۲/۹۳)

قصاص:

عربی زبان میں قص کے معنی کاٹنے کے ہیں' اسی سے لفظ قصاص ماخوذ ہے' جس سے مراد مضرت رسیدہ شخص کے زخم یا قتل کے بدلے مجرم کو زخمی یا قتل کرنا ہے۔

فقہاء نے قصاص کی تعریف یوں کی ہے "وہ ایک مقررہ سزا ہے' جو ایک فرد کے حق کے طور پر واجب ہوتی ہے" ایک لحاظ سے ان میں اختلاف یہ ہے کہ قصاص بطور حق فرد واجب ہے' اور حدود بطور حقوق اللہ سزا کے حق اللہ کے طور پر مقرر ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ وہ محدود اور معین ہے' اس کی کوئی ادنیٰ یا اعلیٰ حد نہیں جس کے درمیان اس کے مختلف درجے متعین ہو سکیں۔ رہی یہ بات کہ قصاص بطور حق فرد واجب ہے' اس کا مفہوم یہ ہے کہ ضرب رسیدہ شخص اور خون کے وارث اگر چاہیں تو اسے معاف کر سکتے ہیں اور معافی سے سزا ختم ہو جاتی ہے۔

(تبیین الحقائق ۶/۹۷)

پی ایل ڈی ۸۰ /۱- ص ۱۱/

منقلہ:

وہ چوٹ جس سے ہڈی ٹوٹ کر اپنی جگہ سے سرک جائے' اس میں قصاص نہیں ہے۔

موضحہ:

وہ زخم جس کے لگنے سے ہڈی نظر آنے لگے۔ اس میں عمد کی صورت میں قصاص ہے' اور اس کے علاوہ صورتوں میں ثالثی ہے۔

حواشی

(۱) السنن الکبریٰ' ج - ۱۰' ص ۲۵۲

(۲) سنن الدار قطنی ج ۲' ص ۵۸

(۳) المنتقی' ج ۲ ص ۹۳۷-

(۴) الجامع للترمذی (الاحکام) ج-۳' ص ۶۰۷

(۵) السنن الکبریٰ' ج - ۸' ص ۱۱۱

(۶) سنن ابن ماجہ (الحدود) ج ۲ ص ۸۵۲

(۷) محمد سلام مدکور: المدخل للفقہ الاسلامی' ۳۲۲

(۸) ایضاً

(۹) حسن ابراہیم حسن: تاریخ الاسلام ۱' ۳۸۶

(۱۰) ابن الطلاع الاندلسی' اقضیۃ الرسول' تحقیق حبیب الرحمٰن الاعظمی اردو ترجمہ مطبوعہ لاہور ص-

(۱۱) ابوالعرفان حکیم محمد عبدالرشید نقشبندی' دربار رسول کے فیصلے' طبع چہارم بہاولپور

(۱۲) الجامع للترمذی (الدیات' ماجاء فی تشدید قتل المومن) ج ۴ ص ۲۹ سنن النسائی (تحریم) ج ۷ ص ۸۲
سنن ابن ماجہ (الدیات' باب التغلیظ فی قتل مسلم) ج ۲ ص ۸۷۳

(۱۳) السنن الکبریٰ ج ۸ ص ۲۰

(۱۴) السنن الکبریٰ ج ۸ ص ۱۴' مسند الامام احمد بن حنبل ج ۴ ص ۹۹

(۱۵) الصحیح للبخاری (الحدود' رمی المحصنات) ج ۸ ص ۳۳
الصحیح لمسلم (الایمان' بیان الکبائر) ج ۱ ص ۹۲
السنن الکبریٰ ج ۸ ص ۲۰

(۱۶) الصحیح للبخاری (الایمان) ج ۱ ص ۱۰